

ایک

آفت آجنا غلبہ کیا آنا دل کا کم حوا اب کہ پر مال نہ ملنا دل کا
سخت و پشیمان نشان آتو ہے پانا دل کا ہنسنے کا کہیں کہلو تو نہ کا ناول کا
در و کچھ تو می پنا آج لکنا دل کا

سخت و پشیمان نشان آتو ہے پانا دل کا کہ یہ روئے تو پڑے اوٹکو فنا دل کا
لب پہ عروت رہے اوٹکے ترانا دل کا کیوں خدا ایسا ہی آئیگا زمانا دل کا
یہ سب کہ اور وہ سین داسے فنا دل کا

نہ کیا ہے کہ کہیں یوں تر جین خواہ مرین کہ تو رہے وہ افسانہ الفت نہ سین
مان پہ ہے لطف جب حوالہ ام الجہاد رہیں یوں سنا کیٹھوڑے کر لپکے وہ کہیں

اوسناؤ تو ذرا آج فنا دل کا
رہے دانہ وہ کہ عروت اٹھائے دے رہے بیتاب نہ آرام سے ہم ہر بیٹھے
نہ طہین تھے ہی کسی اندر سے اور تو کیا کہ نہ آرام میں ہی جٹ ہے
آگے آئے تراب و زمانا دل کا

نہ کیا ہے نہ مٹی کا نہ سی الوتہ کا خیال نہ کیا اور نہ جادو ملے سے ملال
جان جا نہیں کسی وہ یہ حوائج مال یہ دنیا کا نہ سمجھتا نہ پنا ہے مال
اور شہا ہے نکلانے پیانا دل کا

دھوکے دیا ہے نیچے آگے وہ لہرا مجھے کہتا ہے بناوٹ کے لہر پال ہے کیا
وہ سنا اور نہ کیا کوئی عیار ایسا ہے تر و مت خانہ میں جو یہ روز دہا

خوب اس چور کو آتا ہے پانا دل کا

تجربہ جو کچھ میں نے کیا ہے وہ سب اس کتاب میں لکھ کر رکھا ہے

تجربہ دینا ہے اس کتاب میں لکھ کر رکھا ہے
وہ سب کہ میں نے کیا ہے وہ سب اس کتاب میں لکھ کر رکھا ہے
تجربہ دینا ہے اس کتاب میں لکھ کر رکھا ہے
وہ سب کہ میں نے کیا ہے وہ سب اس کتاب میں لکھ کر رکھا ہے
تجربہ دینا ہے اس کتاب میں لکھ کر رکھا ہے
وہ سب کہ میں نے کیا ہے وہ سب اس کتاب میں لکھ کر رکھا ہے

یہ سب کچھ میں نے کیا ہے وہ سب اس کتاب میں لکھ کر رکھا ہے
تجربہ دینا ہے اس کتاب میں لکھ کر رکھا ہے
وہ سب کہ میں نے کیا ہے وہ سب اس کتاب میں لکھ کر رکھا ہے
تجربہ دینا ہے اس کتاب میں لکھ کر رکھا ہے
وہ سب کہ میں نے کیا ہے وہ سب اس کتاب میں لکھ کر رکھا ہے

جہاں کہیں تھی کھجوریں قباوریں تھیں
تہاں کہیں تھیں کھجوریں قباوریں تھیں

تہاں کہیں تھیں کھجوریں قباوریں تھیں
تہاں کہیں تھیں کھجوریں قباوریں تھیں
تہاں کہیں تھیں کھجوریں قباوریں تھیں

تہاں کہیں تھیں کھجوریں قباوریں تھیں
تہاں کہیں تھیں کھجوریں قباوریں تھیں

تہاں کہیں تھیں کھجوریں قباوریں تھیں

تہاں کہیں تھیں کھجوریں قباوریں تھیں

تہاں کہیں تھیں کھجوریں قباوریں تھیں

تہاں کہیں تھیں کھجوریں قباوریں تھیں

تہاں کہیں تھیں کھجوریں قباوریں تھیں

تہاں کہیں تھیں کھجوریں قباوریں تھیں

تہاں کہیں تھیں کھجوریں قباوریں تھیں

تہاں کہیں تھیں کھجوریں قباوریں تھیں

میں نے کس کیسے بندہ اور کس
میں نے کس کیسے بندہ اور کس
میں نے کس کیسے بندہ اور کس
میں نے کس کیسے بندہ اور کس

میں نے کس کیسے بندہ اور کس
میں نے کس کیسے بندہ اور کس
میں نے کس کیسے بندہ اور کس
میں نے کس کیسے بندہ اور کس

میں نے کس کیسے بندہ اور کس
میں نے کس کیسے بندہ اور کس
میں نے کس کیسے بندہ اور کس
میں نے کس کیسے بندہ اور کس

میں نے کس کیسے بندہ اور کس
میں نے کس کیسے بندہ اور کس
میں نے کس کیسے بندہ اور کس
میں نے کس کیسے بندہ اور کس

میں نے کس کیسے بندہ اور کس
میں نے کس کیسے بندہ اور کس
میں نے کس کیسے بندہ اور کس
میں نے کس کیسے بندہ اور کس

میں نے کس کیسے بندہ اور کس
میں نے کس کیسے بندہ اور کس
میں نے کس کیسے بندہ اور کس
میں نے کس کیسے بندہ اور کس

میں کیسے بندہ کرتا ہوں

میں کیسے بندہ کرتا ہوں
میں کیسے بندہ کرتا ہوں
میں کیسے بندہ کرتا ہوں
میں کیسے بندہ کرتا ہوں

میں کیسے بندہ کرتا ہوں
میں کیسے بندہ کرتا ہوں
میں کیسے بندہ کرتا ہوں
میں کیسے بندہ کرتا ہوں

میں کیسے بندہ کرتا ہوں
میں کیسے بندہ کرتا ہوں
میں کیسے بندہ کرتا ہوں
میں کیسے بندہ کرتا ہوں

میں کیسے بندہ کرتا ہوں
میں کیسے بندہ کرتا ہوں
میں کیسے بندہ کرتا ہوں
میں کیسے بندہ کرتا ہوں

میں کیسے بندہ کرتا ہوں
میں کیسے بندہ کرتا ہوں
میں کیسے بندہ کرتا ہوں
میں کیسے بندہ کرتا ہوں

میں کیسے بندہ کرتا ہوں
میں کیسے بندہ کرتا ہوں
میں کیسے بندہ کرتا ہوں
میں کیسے بندہ کرتا ہوں

دیکھ

جب کہ میں نے کہاں پہنچا دلیرا سخت گھیر دیا غم و غم
نہ کے قریب کے دام و غم کا کنا آپ کے دکھاؤں گھبراؤں

دیکھ

نات نزع میں جب بھی کہا رو کہ تم فراموش نہ کرنا کسی دیکھ کو
سینے میں کیا کہا غم میں ہو لیکن باران غم کے تربت تری شہزاد کو

دیکھ

میں کہا یہ اس کے جسم میں آتا نہیں کوئی ایسے سیر ہے
کہنے لگا بڑے بڑے اس غم پر ہر ملک کہا لے ہم کیوں نہ ہے

دیکھ

تو زلف کانیے لہا پڑ گیا دلین وہی پہر وہی خواہش وہی پہر وہی
وہی پہر وہی لایا اجل دیوانہ پن اپنا وہی پہر وہی خواہش وہی

دیکھ

حکام نزع میں جو اس شمع کا آنا سہ مار مری جان کسی کسی
کس نہایت بگڑ گیا کہا تو چکیں آیت تیری قبر پر ان دن کسی کسی

آہستہ سے سکاوی نہیں ہٹاؤ گے تو میں سب کو چادر بننے دوں گا
میں خاک کو بناؤں جھٹا تو ہو گا

دہ نیلے تری ہریے رزہ خان بڑے فیت میں پہلے نظر آئے خاک
لب پہنچے یہ شکوت سہاگیا تو تو ترسہ کو چادر بنے بندہ کا

میں خاک بناؤں جھٹا تو ہو جائے

قطعات

تیری تلوار سے گریہ لگا کر جاتا کونسا حرج ترا کونسا نقصان ہونا
ادھر آکر تیری تیغ یکے جو کتنے ادھر ہے پھر مفت کا احسان ہوتا
دیکھ

نہراؤ نیسے نہ اوٹہ سکا تو وہ پہلے فدا ہوئے نزاکت پر
پھر کیا بھیجے جامعان کیا رحم آتا ہے تیری حالت پر
دیکھ

دُوب اور بھیجے مبت کرین فہرست غلطی سے مستقر غلط
نہیں اترا ہے بناؤں تمام خدا کی قسم ہے مرا غلط

فقط از این که در این دنیا نیست و در آنست

بگو

پس از این که در این دنیا نیست و در آنست

لعل در این دنیا نیست و در آنست

فردا در این دنیا نیست و در آنست

تو در این دنیا نیست و در آنست

فردا در این دنیا نیست و در آنست

تو در این دنیا نیست و در آنست

فردا در این دنیا نیست و در آنست

تو در این دنیا نیست و در آنست

فردا در این دنیا نیست و در آنست

تو در این دنیا نیست و در آنست

فردا در این دنیا نیست و در آنست

تو در این دنیا نیست و در آنست

فردا در این دنیا نیست و در آنست

تو در این دنیا نیست و در آنست

فردا در این دنیا نیست و در آنست

قلعه تاسخ نورد نرینه ای جبهه چاک خنجر مارا و میهن جانپوش مارا

چون تپانده بدست شاه نام را و میهن جانپوش مارا

تسلیم می شود شکوه خشم سبب تشنه بند از غریب

قلعه تاسخ غسل صحت جبار قاتل محمد محمد حسین خان اعجازی سر مارا

بخت شایسته نطق زمره در تراصحت لب بهجت مبارک

بخش حافیت از لب خاطر مبارکادی خلقت مبارک

به ساعت به خط به رسم توان وقوت و طاقت مبارک

در محله ای آسباب و اصحاب سرور و شادی و عشرت مبارک

بگفتم سال فصل صحت تو

مواپیه بهجت صحت بهجت

قلعه تاسخ انتقال پر طلال خشتی خیرات حسن صفا تخلص و خشت

مری عشق او در می بین می پیای به جفت به جفا

و در اشباک حرکات ده جو نیری شکل نبی کیا حونی

به تها قند شوکت خسته جان کرده بین سال اصفایان

وین رویه الغصیب یه کما - رستخیز پاچولی

رئیس کربقور جمع بکینور
 چو منی مور تو سل حسین
 ز فضل خداوند در دنیا ک
 بعد مر بلاغ شوکت بکنت
 سبیل این باو کتتو افت
 ۱۸۶۸۷

الغیا

مردند خویشی سیر تو سل حسین
 با صد عوارجلت مدطوبه ضیا
 نقشش سالی آن نه ز اخشا کس
 گشته زن بکن قوش - اخرا لقا
 ۱۳۶۰۲

قلمه تاریخ تولد دند ارمند غاب مفتی محمد اسمعیل حسین ماب
 رئیس کربقور ضلع بکینور

یافت چون از فضل حق در دنیا
 لحظ دل بوزنک جان پدر
 معنی دلاشتم عالمی هم
 صاحب جود و سخاوت خوش سیر
 داد و اتقان ند استوکت من
 سال مولودش تو دینو اسی اگر
 نه سر و پا کرده آعدا را بگو

زیرین صفت دالاکر
 ۱۳۶۰

قلمه تاریخ انشغال بر لال برادر مفتی محمد اسحاق احمد
 نصبت تو شیخ

۱۳۶۰

۱- مدینه صالح بر دل عالم آباد شد
 ۲- عین عالم شادمانه از پیش جهان
 ۳- ایام بر دل در شهرت این عالم
 ۴- تا آخر زمانه بی انت هم گران برون
 ۵- یا کیم کلمه در تامل ماست در
 ۶- و احسن ما برادر ما بر تو صد خان

شوکت چرا لبسال قضا کند نیلین
 تاریخ رحلت از سر و سر عداکت میان
 ۱۳۰۶ م

قطعه تاریخ تولد و زنده ارجمند جناب مفتی محمد ابراهیم حسین د
 رئیس کراچی پور ضلع کجور ا - ۱۳۰۶

سنه ماه سپهر برتری
 پاهون میں از کور دنیا کرم
 جب رجب کی تیرہون کویت
 کئے بدیش و سرت کی جز
 حوالے خوش اوقات نے شوکت فب
 نور چشم راحت جا غم کبا
 ۱۳۰۸ م

قطعه تاریخ انتقال شیخ ابی بخش صاحب موم

شیخ ابی بخش چون رفت از جهان
 شد بلند از درم دنیا شور و آ
 کن شوکت مدد کشته دلم
 کوش کرده این دنیا کشته دلم

قطعه تاریخ انتقال جناب مفتی محمد تقی صاحب رجب آباد
 شوکت کجور و تاریخ رحلتش و نگار سر کجور گشت - غم دور و غم زوال
 ۱۳۰۶ م

فلمہ تائیں شہر کی کوئی کتاب کو میا الیہ الغائبہ

پہن میں دھرم میں بلا بک	خوشی سے ہر شے پر لا جاوے
پہنہ گل لباس اور خوانی	جو کس ناز کو شہر مار جاوے
اگر سے سر کو ناز اپنے قدر	گل اپنے من پر ہوا ہوا ہے
ادھر تیرے گشت میں تری	اور جو بلبل کا لہو لی بوتھا ہے
پہر سامان اچھا پسند دے	یا اللہ خان دوشہ دے
سان پر دیکھد مشکوت بندھے	کتا اس جتن کی مارے کیا ہے

پکارا سچے تالے نے تعلق
مہک لکھائی ہے اور ہے

۱۳ ۶ ۱۸

فلمہ تائیں طبع دیوان غلبہ دزا محمد علی رضا صاحب قزوین شیر بادشاہ

میرزا علی رضا قزوین	خوش بیانی کو جنبہ میں نہ ناز
اوکھا دیوان بامذاق چہیا	معدر سحر و ظلمہ اے عجاز
اوکھا جو لفظ ہے مزالا ہے	ہو اک شوکا نیا انداز
لوتے ہیں شوقی مضامین پر	بانگش رج اور اسطہ ناز
عالمی رنار یار و لفظ	ہیت و ایک دیکھ دیکھ دراز
طرح و چید چار کا آسین	اس کی پیدا ہے لوت داند نیاز

دل پرکتا ہے کبر شکوت

دیکھیں سنبھل قلعہ مرا کھایا

کہوں کہ اپنا بڑا شوکت لیک

خود کہیں سرور و کراہ و دوا

کسی شکر میں نہ صرف کلم و جود

اور وزیر باق رنج کی جان مہر

کیا لعل حق و رحمت رب دود

سوجا مگر یہ دین مرا کیا و جود

آہ اما سرور کے بعد شوق اکہا

تنت پکارا کہ جراح نمودے

۱۸ ۱۳

قصہ تازیخ تولد محبت حسین

مردنم نہ شوکت تولد

سین مولود ادا تقدیر میں گفت

کہ باد و برش بعد سیال قائم

ملکہ محبت بہ شوکت باد ایم

۲۱ ۱۳

قصہ تازیخ طبع دیوان جناب مولیٰ فرید احمد دہلوی

منہج الطاف و اخلاق مکریم

اخصا دیوان چپ رہا ہے آج کل

دل و دیکھا سبکی حراک نہ تکتہ ملن

کلمہ سیال طبع کا آبا خیال

تیا اسی تشویش میں دنیا ہوا

نہا کرانہ لاف نے شوکت پر تہ ہے

نہا کرانہ لاف نے شوکت پر تہ ہے

پہلے جو کچھ کہتا تھا وہ سچا تھا	پہلے جو کچھ کہتا تھا وہ سچا تھا
نہایتی غلطی میں نہ تھا وہ	نہایتی غلطی میں نہ تھا وہ
مکمل رہا کر پڑی ہے شہنشاہ	مکمل رہا کر پڑی ہے شہنشاہ
عید عیدتیا کا یہ ماہ ہے خوشی	عید عیدتیا کا یہ ماہ ہے خوشی
محرم واکتہ خن کے شعل ماتم	محرم واکتہ خن کے شعل ماتم
سما د بیک کیا کوئی کتنا ہے علم	سما د بیک کیا کوئی کتنا ہے علم
آکیتا یہ علم ہے آکیتا یہ ماتم	آکیتا یہ علم ہے آکیتا یہ ماتم
بیک کینوں جو خون اسلم سپیم	بیک کینوں جو خون اسلم سپیم
خبر ہولے ہیں اکتبے ہولین اور ہم	خبر ہولے ہیں اکتبے ہولین اور ہم
مکتی شائقوں دلیک لہری تھوڑم	مکتی شائقوں دلیک لہری تھوڑم
وہ کیا اوٹکے نہ لگیا اسکا عالم	وہ کیا اوٹکے نہ لگیا اسکا عالم

سین فوت ہوئے اتواتی نہ شوکت

کہا وینے - دای دای مکر م

فطرتا نے لہجہ میں ہوا	فطرتا نے لہجہ میں ہوا
پہلے کہتا تھا وہ سچا تھا	پہلے کہتا تھا وہ سچا تھا
نہایتی غلطی میں نہ تھا وہ	نہایتی غلطی میں نہ تھا وہ
مکمل رہا کر پڑی ہے شہنشاہ	مکمل رہا کر پڑی ہے شہنشاہ
عید عیدتیا کا یہ ماہ ہے خوشی	عید عیدتیا کا یہ ماہ ہے خوشی
محرم واکتہ خن کے شعل ماتم	محرم واکتہ خن کے شعل ماتم
سما د بیک کیا کوئی کتنا ہے علم	سما د بیک کیا کوئی کتنا ہے علم
آکیتا یہ علم ہے آکیتا یہ ماتم	آکیتا یہ علم ہے آکیتا یہ ماتم
بیک کینوں جو خون اسلم سپیم	بیک کینوں جو خون اسلم سپیم
خبر ہولے ہیں اکتبے ہولین اور ہم	خبر ہولے ہیں اکتبے ہولین اور ہم
مکتی شائقوں دلیک لہری تھوڑم	مکتی شائقوں دلیک لہری تھوڑم
وہ کیا اوٹکے نہ لگیا اسکا عالم	وہ کیا اوٹکے نہ لگیا اسکا عالم

بجے سونے میں تارے ہیں
کمالیہ۔ استاد بکری
۱۹۰۰ء

رباعیات

رست کی نظر تری اگر ہو جائے دم بہرین الہی پر اثر ہو جائے
آجائے کل مراد شادابی پر - نخل امید پر ٹر ہو جائے

در بار میں بی تیار سے ہم تھے مختار غلوت میں بی حوتی تھی سو سو بار
غور کوئی مل گیا ، کابینہ کب کون تم حوتے دگر نہ جسے پیرا

نقد غم در رخ کاہ دل کہنیا ، اغوانے بہر احوال میرا سینا
تم جسک چہ ہو کیا کون امتیق جینا ہے مرا مرنے سے بہ تر جینا

مالوس عین نہ یوں بنا کر جاتے ، دکانی کب حسرتیں نکال کر جاتے
جانا ہے جہان حاکم لو جا منتیق ، تین عین طبر میں شلا کر جاتے

مردم جو تہین نظر کے آگے جاتے ، چنے ارمان تھے وہ کب برآتے
مریے موز نہ بنا اگر امتیق جینے کی عین راہ بنا کر جاتے

دل جی نہ رہا دکانی مسرت کیسی ، آنکھیں میا کیوں لڑائے بھارت کیسی
سب عیش و طرب ساتھ گئے منتیق ، شولت اب زندگی میں راحت کیسی

یاد تری بے بدست و آتش

سہیل کے گھر میں

سہیل کے گھر میں
جس میں تیرے یاد کی ایک کشتی

موتی

سہیل کے گھر میں تیری چھین چھٹ مری بیجان مری

سہیل کے گھر میں تیری چھین چھٹ مری

ماتھے سے طیارہ مری گھر کو۔ بھاری رے میں تیری

لالچ کی ماری کب کب میں ہو گئی میں تیری تیری

سہیل کے گھر میں تیری چھین چھٹ مری

میر گلال مری کبہ پر ارد۔ ایسی کرت جو را جوری

لیپ چھٹ مری چڑ شکستی۔ مری رنگ میں تیری

سہیل کے گھر میں تیری چھین چھٹ مری

شکست پیارے لالہ زامت کیسی کرت برہم

سہیل کے گھر میں تیری چھین چھٹ مری

الیا

دیوانہ حوامستان ۱۰

دیوانہ حوامستان ۱۰

مدت گزری زمانہ ۱۰

مدت گزری زمانہ ۱۰

دل کبیدہ عالم ۱۰

دل کبیدہ عالم ۱۰

مذکورہ سے اب کیا تہین ملک ۱۰

مذکورہ سے اب کیا تہین ملک ۱۰

Handwritten text at the top of the page, possibly a title or header.

Handwritten text in the upper right section.

عزیزانِ گلشنِ حقینِ گنجین
دربارِ آراسته کز آستانِ گلستان
کلاه پاشین که انجمنِ آراسته
نصرت لیلیانِ آراسته
سحر کو بهارِ گلزارِ گلستان
جولانِ آراسته در گلستان

Handwritten text in the upper right section, continuing the poem.

بهر رنگ و لیلی در تاریخی دعا میری

چرخِ عالم از هر طرف حریف در لعل

Handwritten text at the bottom center, possibly a signature or date.

مجله

مجله

مجله

مجله

مجله

مجله

مجله

مجله

مجله



مجلس شورای اسلامی
جمهوری اسلامی ایران
وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی
دفتر نشر و کتابخانه ملی
تأليف: دکتر محمد باقر
مقدمه: دکتر محمد باقر
چاپ: ۱۳۵۷ خورشیدی
مکان: تهران

کتابخانه ملی ایران

کتابخانه ملی ایران

کتابخانه ملی ایران

کتابخانه ملی ایران

کتابخانه ملی ایران

کتابخانه ملی ایران

کتابخانه ملی ایران

کتابخانه ملی ایران



حضرت مولانا محمد رفیع صاحب
 مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم
 دیوبند
 حضرت مولانا محمد رفیع صاحب
 مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم
 دیوبند

علامہ اوج حسن آبادی
 ۱۳۳۳ م

التیقا

کونسل اہل حقارت میں زبان بوجہ تمہارا عالم
 شام عالم ہے مگر آگین کیل مضامین کی روشنی
 کعبہ نہایت ۷ سالہ کوشش پر اب پہلی کتاب ہو سکتی

سلطان حسین و باقی شیریں پیر مجروح ۷۷ وہ جس جاوہر
 ۱۳۳۳ م

التیقا

حضرت مولانا محمد رفیع صاحب
 مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم
 دیوبند
 حضرت مولانا محمد رفیع صاحب
 مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم
 دیوبند

موتبرائے زمین بے نابینا مکتب سے روچیں ۱

13

Pr.

بَکالری بی، حسین اہتمام

چینگیا لہوہ - محدود سٹیشن

کیون : جو مطبوعہ پرچہ خاص و عام

مدیت مشوقت کاہلہ ایران

ایکمال و ذی شرف : یہ احرام

جانتے ہیں، پھر کوار با برفن

موتیال بن بیاضی جزو تاسم

کلاسن میں ۱۶۷ اور لبریری

مست و بیے میں فروغ و نام

موسمیں اس طرح کے دوران

یہ اپنی عہد شکنی کا نظام

بدین شوق کا حسن و یکپہلو جو محوری

یہ ہے کہ تاریخِ ثاقب کیلئے مہذب

ولہذا میں بیشتر یہ کہتا ہوں

نہ کمین و لکچر کلام مشکوت
بیگے نایع پیریاں ثاقب

روح مینے اور حکمت را
کلمہ متدبیر پاک و کلمہ کرم کا
۱۳۳۵ ۱۳

قلوب تارخے نیتوہ بلع موزون کلام فصاحت شون خطاب مرزا علی رضا صاحب خزون
وہ صاحب قاضی مشکوت حسین خان
محمد خداداد بل و عطا کے بین کتاب
"وہ" میں خط کی قسم نے لکھ ہیں
تاریخ مس داغ نفع البیارات نے
وہیں اکاۓ چپا مشکوت محسن
بہسا فکر زبان کی علامت بیان کی
سکر ڈروصل کا ترابے کو وار و او
ما شراستے کے کہ اپنی ہے رسکاشت
آر وین اکس کنور سمنی خیال نے
اسکی بہار طرے مشکوت کو جواب

عالی لہب مند حسب ذری سکودہ و شان
اقبال و باد و شوائ و وفات نے آسمان
خوش بخت و اعلاق و غزایں و فائز و
مانی موی نے عقلمین جنابی زبان زبان
ہے جس مشکوت سمنی امپیریل بیان :
وہ بکاشن نے "مقامین کی شوخیاں
تو لہزہ جوڑا ہے تو وہ ہے لہزہ ارمیاں
بودہ کے نامی جو اکسین اثر کہاں
ایسا لکایا بانج جو ہے کوش خیال اس
ا۔ ا۔ کے دشمنوں نے غا باور دان

خزون حرمیاں جوتا پنے کالج

پنیر کیکے بولے - خیالی بیخیزان
۱۳۳۵ ۱۳

فہرست تاریخ شہزادہ علی محمد علی علیہ السلام

کلام تانی ذیشان و شکست

بہار آلود دل دیوان شکست

چو باد صوب و نیت طبع کرد

حکیم از بر مال طبع او گفت

الفا

دین شہسوار بیان حنہ و سخن

میت اوست بکمال و بیش پیر

میت چون حکیم سقیم حقیر

پیدا است سال طبع حق از شکست سخن

شد طبع چون خط خوش لوح و لایب

میشود بکمالیت مینست و طبع

تا رخ بہ صبح کلام فصیح و آفر

ناگہ سرشکست چاشمش میدان

از تاریخ زود از او آمد

تا رخ طبع باز شد شکست سخن

۱۳۶۳

الفا

۵۰

انفالِ خلاق من و ابش

تہ مشاق دید اسکے صاحب فکر

بہ من پیشوائی کو اعلیٰ حنہ

عجبے بیان بلاغت اذ

تامل ہے او ستارہ اسق

نزلت من ہے خوبے خوب تر

چہا خوب دیوان شکست حسین

بہ شاہد بنا مستور جلیب ناز

حوار و لقی اوقات عالم و شون

عجبے کلام و فاحش ناز

تزلزل من ہے دیکھ سب داغ کا

سلاکت من شون کا انداز ہے

یہ تاریخ ہے طبع کی حکیم

۱۳۶۳

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا بیان کیا گیا ہے کہ یہ لفظ اور صاف اور

تسہیوانی

وہ شوق منسوب ہے جو معرکہ تراچا

دلت کا ہے یہ دیوان واقع میں گھبراہٹ

دیوان نے بدلے نے قتل بہتر اچھا

جانیے اسکی آفتوں نے حسب حال موزوں

۱۳ م ۳۳

قلعہ تاج از اثرات افکار بلند و قوت افزا امنیہ نوش بیانی حافظہ کید وکیل احمد رضا وکیل

تسہیوانی

حوادث شہر اسکا اچھا غراہ ایک بہتر

آئینہ ملبوع عالم جو علامت مذمت شکوت

مستحق ہے یہ پیشہ بان دیوان مند

لمسہ نیت افکار وکیل اسما ان تدین

۱۳ م ۳۳

قلعہ تاج از موعان شہر ابیانی گھبراہٹ یہ اقتدار احمد رضا ساحر تسہیوانی

یہ خیال میں شہر اعلیٰ میں شہر

یہ اسباب شکوت ان خیال ما

ان کے باخبر ہے ذلت و تالیف

ان کے خیال میں ان کے تالیف

شکوت ان کے خیال میں ان کے

شکوت ان کے خیال میں ان کے

ان کے خیال میں ان کے

ان کے خیال میں ان کے

ان کے خیال میں ان کے

ان کے خیال میں ان کے

ان کے خیال میں ان کے

ان کے خیال میں ان کے

ساحر یہ ہے وہ عداوت عیسوی

سکھار غیب و عرف عالم انفس

۱۹ م ۱۵

مبات یہ شکوت اپنے دیوان شہرین کو یا تمام شہر کو شہرین

تہذیب کا ایک سال کا ساہر کا زرد۔ پنچل عجب کلام مضامین میں چلبے۔
۱۳۳۴ء

قلعہ تاریخ زینت و گلشن الفا و مانی بناب سید ابوالاحمد جادو سہواری

چمپا کیا موب یہ دیوان شوکت بڑی حسرت کتب خانہ لکھنؤ

سنائی دیتی ہے چاروں طرف سے

آر مطلق ہے تاریخ تہذیب

جادو کلام شوخ و رنگین

۱۳۳۴ء

الف

وہ پیش دیوان شوکت چپا زمانہ میں جو خود ہے اپنا لکیر

یہ موقع ہے آرمون احسن خوان وزیر و اسیر و غیر دامیر

تاریخ جادو پستی مری

۵۹ یہ دیوان شوکت ہے تاریخ

۱۳۳۴ء

قلعہ تاریخ از لمع و فضا مبع جامع فامدین و لای نشی محمد محبوب الدین صاحب

کلمہ نوی

چمپا کیا دیوان غاب شوکت زیبا آج ہے عرب بہ کتیں مرزبان پراد

یون محبوب انشا کرتا تاریخ ختم الطبع بیجا بادل ہے لکھ لکھ دیوان پر گماہ

۱۳۳۴ء

تاریخ من نگار جلد پنجم تاریخ اقصیٰ مصر و یمن و ایران و هندوستان

پیر تریے مشکوٰۃ ماہ بیان کہیں سخن
ہمداء یوں کہ حیدر لٹ بن اعلیٰ مال
ہے مدد مع و خزل و انظم ہے سلب کبر
نشانی حسن مفاہین بدش الغالبیت

تے پائی ہے نفیست کی چلبلی طبع رسا
آفرین صد آفرین و مدد حیا صد مر حیا
خدا بیان اشعار میں پر مہی پین کیا کیا وہا
میں ہی آئیں کہہ اور ہا بیسا فتر صل علا

حسن لمعونی اسی سبب اہل یونان مشتاق سے

مفتی اعظم ہند۔ - نظم شیعہ و اہلک

19 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99 100 101 102 103 104 105 106 107 108 109 110 111 112 113 114 115 116 117 118 119 120 121 122 123 124 125 126 127 128 129 130 131 132 133 134 135 136 137 138 139 140 141 142 143 144 145 146 147 148 149 150 151 152 153 154 155 156 157 158 159 160 161 162 163 164 165 166 167 168 169 170 171 172 173 174 175 176 177 178 179 180 181 182 183 184 185 186 187 188 189 190 191 192 193 194 195 196 197 198 199 200 201 202 203 204 205 206 207 208 209 210 211 212 213 214 215 216 217 218 219 220 221 222 223 224 225 226 227 228 229 230 231 232 233 234 235 236 237 238 239 240 241 242 243 244 245 246 247 248 249 250 251 252 253 254 255 256 257 258 259 260 261 262 263 264 265 266 267 268 269 270 271 272 273 274 275 276 277 278 279 280 281 282 283 284 285 286 287 288 289 290 291 292 293 294 295 296 297 298 299 300 301 302 303 304 305 306 307 308 309 310 311 312 313 314 315 316 317 318 319 320 321 322 323 324 325 326 327 328 329 330 331 332 333 334 335 336 337 338 339 340 341 342 343 344 345 346 347 348 349 350 351 352 353 354 355 356 357 358 359 360 361 362 363 364 365 366 367 368 369 370 371 372 373 374 375 376 377 378 379 380 381 382 383 384 385 386 387 388 389 390 391 392 393 394 395 396 397 398 399 400 401 402 403 404 405 406 407 408 409 410 411 412 413 414 415 416 417 418 419 420 421 422 423 424 425 426 427 428 429 430 431 432 433 434 435 436 437 438 439 440 441 442 443 444 445 446 447 448 449 450 451 452 453 454 455 456 457 458 459 460 461 462 463 464 465 466 467 468 469 470 471 472 473 474 475 476 477 478 479 480 481 482 483 484 485 486 487 488 489 490 491 492 493 494 495 496 497 498 499 500 501 502 503 504 505 506 507 508 509 510 511 512 513 514 515 516 517 518 519 520 521 522 523 524 525 526 527 528 529 530 531 532 533 534 535 536 537 538 539 540 541 542 543 544 545 546 547 548 549 550 551 552 553 554 555 556 557 558 559 560 561 562 563 564 565 566 567 568 569 570 571 572 573 574 575 576 577 578 579 580 581 582 583 584 585 586 587 588 589 590 591 592 593 594 595 596 597 598 599 600 601 602 603 604 605 606 607 608 609 610 611 612 613 614 615 616 617 618 619 620 621 622 623 624 625 626 627 628 629 630 631 632 633 634 635 636 637 638 639 640 641 642 643 644 645 646 647 648 649 650 651 652 653 654 655 656 657 658 659 660 661 662 663 664 665 666 667 668 669 670 671 672 673 674 675 676 677 678 679 680 681 682 683 684 685 686 687 688 689 690 691 692 693 694 695 696 697 698 699 700 701 702 703 704 705 706 707 708 709 710 711 712 713 714 715 716 717 718 719 720 721 722 723 724 725 726 727 728 729 730 731 732 733 734 735 736 737 738 739 740 741 742 743 744 745 746 747 748 749 750 751 752 753 754 755 756 757 758 759 760 761 762 763 764 765 766 767 768 769 770 771 772 773 774 775 776 777 778 779 780 781 782 783 784 785 786 787 788 789 790 791 792 793 794 795 796 797 798 799 800 801 802 803 804 805 806 807 808 809 810 811 812 813 814 815 816 817 818 819 820 821 822 823 824 825 826 827 828 829 830 831 832 833 834 835 836 837 838 839 840 841 842 843 844 845 846 847 848 849 850 851 852 853 854 855 856 857 858 859 860 861 862 863 864 865 866 867 868 869 870 871 872 873 874 875 876 877 878 879 880 881 882 883 884 885 886 887 888 889 890 891 892 893 894 895 896 897 898 899 900 901 902 903 904 905 906 907 908 909 910 911 912 913 914 915 916 917 918 919 920 921 922 923 924 925 926 927 928 929 930 931 932 933 934 935 936 937 938 939 940 941 942 943 944 945 946 947 948 949 950 951 952 953 954 955 956 957 958 959 960 961 962 963 964 965 966 967 968 969 970 971 972 973 974 975 976 977 978 979 980 981 982 983 984 985 986 987 988 989 990 991 992 993 994 995 996 997 998 999 1000 1001 1002 1003 1004 1005 1006 1007 1008 1009 1010 1011 1012 1013 1014 1015 1016 1017 1018 1019 1020 1021 1022 1023 1024 1025 1026 1027 1028 1029 1030 1031 1032 1033 1034 1035 1036 1037 1038 1039 1040 1041 1042 1043 1

پڑا تھا اس میں دل آئینیں آئین تین جانتے تھے
 نامہ میں کہتے تھے کہ پتے غم سے جا بچا دل میں
 وہ نامہ از سرِ خدا سے پہلے نہ ہو جا :

شیر و بان میں چر گیا دیوان شکوت کا
 پہنٹے پہنٹے تنخ پہلے چلا دیوان شکوت کا
 دین کا ما سے پہلے وہ دیکھ : را دیوان شکوت کا

جوسالہی پوپ سے ترمب مشاق یہ ہے

علاء الدین علی بن ابی طالبؑ

15

2



میلہ اینج لکھتہ بی جا پتہ نامہ دور باری طبع مصاحف پر درج جب ۱۲۰۰ ہجری
 در کتابی یادگار عزت کتیکم سپہانی

بستان دہری دیوان شوکت	برآمد چون مطلع خوش خرامے
مزین مشید نور و سنان	کامل صورت ماہ تماہ
ادانہ فی قنادہ بہاء الیش	بہر ملکیش نو شیدہ جاے
بہر وقت و مددش دست است	فصاحت چارے - بندش خلائے
میں مہمضامین بلند شش	بہر مہمضامین بلند شش
میں قمار شیعہ بہر مہم	مسلمان بہر مہم دست اے
میں مملو شش بہر مہم	مثال بہر شش بالائے
مخانی شکی - مہم ماہی	از مہم شش و مہم ملاٹ

نور تاج جوھر کفالت

علام شاعر شین کلام

۱۲

لمحہ کلامی ظلم نویسی
 قہر کے قابل ہے وہ کسا شو
 ہے جو ذل اسین وہ ہے لاجواب
 لفظا چوتے ہیں مفاہین نے
 تازہ و آبدار اسکو دماغ
 نور طوطے کے چہلے ہیں لب
 لکیر معرکوں کا ہے بچنا محال

حسن بیان لایق قسینے
 بہرہ اایان یہ وہ ادینے
 مثل بہرہ حسن جو تفسیر ہے
 بندش لایق مفاہین ہے
 المحب زبان و معنی ہے
 پر بہرہ وہی ہے کہ تفسیر ہے
 کھر سا پتہ شاہین

سوزہ سخن سے اجاب ہو
 ہر دم و قلب کیسین ہے
 غافل جو غم کے پہرہ پہن لکھا
 شام نماز مضامین ہے

۱۳ ۶ ۳۳

بکرم

نشاہ خاطر اجلب لایق
 ۲۵ غامضیابی
 سرور احل دل دیوان شولت
 ۱۳ ۶ ۳۳

لہجہ مطبوع چون باستان تریں
 ۲۳ فعلی
 بیان شہرہ فائس شہر شکوت
 ۱۵ عیسوی ۱۹

بکرم

شہ پروران کتاب فصاحت
 زمختار مرغ خوش الحان شنیدم
 دلائل سخن آئینہ صحت آمد
 حیلون گل گلشن شکوت آمد
 ۱۳ ۶ ۳۳

قلوبناغ اشیاع بان الظلمات والناثریم المثال
 الیس ابن علی صلی اللہ علیہ وسلم
 حضرت تسلیم ہوا ان دم

وہ بیت کلام دشمن میں سے شکوت
 جابجے کر سرتاج معن آفرینہ
 کتبہ / نظریہ طین جو اس کی مدح و تعریف ہے
 ملک پہنچاؤں غلام ہے اور غلام

چند نام و پانچ شوکت

مگر ذرا دیر کی صفات عجیبہ

— 37 —

مقامین: اہل بیت علیہ السلام

17-13

۱- لایع الی رفق بر خاوندت محفل سخن گزینی جمیع اطلاق و مشهور آفاق
جانب نفی سه محمد اشتیاق احمد صاحب اشتیاق برادر مصنف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جسے اس وقت تک نہیں لکھا

اسلام آباد کے لیے ایک نیا سماجی تنظیم

میں نے اپنے دوستوں کو اپنے اشتیاق

u' . f r r'

五

تھانہ احمدیہ کے شان و شوکت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ

19

17 4-19

پروٹیسٹانٹ اور کیتھولک

کسی زبان و ادب تو قبل سے کہاں آیا

11. 12. 13.

" " " "

فہرست نامہ نتیجہ طبع لاہور از اس معلق عدوئے خیالات ممتاز اس سید عبد الغفار صاحب

نصف مکتبہ اسلامیہ

اپنی زندگی کے ان ماحولیات میں

منه ما یسر من مات فی سبیل اللہ

نی چیب ما اوا ما شان ما شوکت ما فریدان

میرزا علی محمد خان

11

1998

تو نہ یہ قلم تاج کا و نہ یہ قلم مصنف مستطیع لہذا ہر عالم و ہر عالمی ماہر
ازریہ اخبار مجبر عالم مراد آباد

سفر کے پیرل میں زیبا ایش دیوان مجیب

بہار کا شہن مستی کلام شوکت ہے

۱۹

۱۰

جو شہنشاہ کے وہ خطاط عالم ذرا ہے بہ بیاری۔ متنی آگے بڑھتا ہی مارا
میلے کا شہنہ واقعات یا۔ اگر خوش نصیب ہو تو تہ بن جائے اے باغ شوکت باغ
جب کا شہر و سخن اور شہزادان داغ کا جہاد اور اذیتی غل یا پناہ یا اور دل
نہیں ہو جائے۔ یہ قدر ہے جب آتش بولن تھا + اللہ اللہ لیاں تے
مرام پور سے استاد داغ مراد آباد لیتا۔ شوکت باغ میں مٹیم دے
مج سے شام تک در پہن پتلا رہا۔ شوکت منوالے شہزادہ مچم مراد دے
بلند آواز نہ نہ اور طبعیت میں نے خود مستوی مانع و شوکت پڑا پ جاتے دن رات
ماجہاں علم و شہزادہ لیتے تے اور استاد مزم صلیع اپنی قمار اللہ می کی اور لیتے
اے صلیع شہزادان داغ کے کلام سعد جو مدد بوز انیاں دے مالتے اور اسی مجمع میں
پہاڑیکر سے اصلاح سفر دیتے اور جو شہزاد قابل دامتے آئے الہام و رت
لڑا تہ مہین بہت مدد میرے ذرا دناش حال پنجاب (خالک) قاضی محمد
شوکت حسین صاحب رئیس اعظم و آفری محبٹ بہادر اور آباد مابا
اور نہ طاہر الوب و فدا و دیگر شہزادان رام پور پڑا اپنا بناسا وے اللہ

درود علیہ السلام و بیعت - محنتوں اور مشاوریوں کی محبت میں کامیاب رہے۔
 مشق سخن رحمتی اسکی بوجہ ماحول یا مشاوریہ جو تا کلد متہ متوکت سخن چنبا
 چار و ایک عالم سے داد سخن ملتی۔ مینون محبت استاد مرحوم سے حضرت متوکت
 اور انکی حمایت اس بندہ عابد کو سب سے بڑھ کر استفادہ حاصل ہوا اکثر اکثر
 رام پور میں یہاں سے آؤں گا۔ مرحوم خود اپنی مراد آباد نشوونہ لایا
 اصلاح دہانی کیونکہ بوجہ تعلق ریاست رام پور بہت بڑا حصہ زندگی اور تعلق
 مراد آباد و رام پور میں گذرا اور استاد محبت سخن میں برنامہ بنتی
 اور جناب قاضی صاحب کو ایک بابائی و وسیع ملازمت کی گئی۔ اپنی والیس پر پیدائی
 مینون چلی و رہی یا شہر پل بولہ و مذات آری یا محسوس میں داخلہ عام
 ملاقات اور مشوکت باغ میں قومی مجلسوں سے انعقاد اور اوس میں اہلکار
 خیالات و عزم ویزیوں میں وینوں نے اس وقت بالکل میں نے توجہ بنایا یا ان
 اگر اب کہہ سکا وہ نہ شکرتی ہے تو اس کا اظہار ایسے موقع پر ہوتا ہے جیسے
 کہ شد سال مشوکت باغ میں عزاز سرخس مسبق ولیدی مسبق صاحب
 تشریف لائیں تو اپنے ایک قلم لکھ کر سنا یا یا جب صاحبان کشتی یا سیر حکام کو
 بشوکت باغ میں ایک دم یا کوئی توجہ دیا یا تو ایک آدھ قلم لکھ کر لایا۔ مجھے خوب
 یاد ہے کہ جب ایک شب میں جناب مسٹر حوچ مسمن صاحب یا کشتی پر کھڑے
 کوئین نے تشریف لاکر پکوسنہ خطاب مرحمت فرمائی اور قاضی صاحب محبت
 نے میں کھڑے اور اپنا جواب مسٹر آر۔ نیو صاحب یا کھڑے ہو کر جواب دیا
 کہ جو جواب دیا کہ قاضی صاحب اس موقع پر کلمہ میری کہ آپ اپنے دلچسپ اشارے سے مراد
 کہ کین اوس پر میری پوری توجہ رہی۔ اس پر قاضی صاحب نے اپنی توجہ لایا اور پھر بیٹا

فقطہ بدیع از شیر لعل نام و نثار فقید انصاف موزن کلام و انتقال کائنات معلوم و کمال
مناجاتی محمد جلال الدین صاحب جلال بہرہ منیر زمان کمال علیہ السلام

تم کیوں لوٹ دیوان پر ہوں آ جلال
 پڑنا ہے اوس کی دیتیں

وہ ہے وہ کہ بیت مرز و جود
 کہ دیوان شوکت ہے دل بھلا

پبلو تاریخ ملی ایران فی سلسلہ ایضاً اسلامی و مرتبی اعلام سنخوی صوب غنی، جان
جلب لای : محمد متقی . مستفی

پہلے تین دہائیوں کے لیے ملک کا احاطہ
سال تین کے طرف میں اس کا پتہ تھا

مستحق میں کیا ہوا وہی کی جیسی شان
بیمہ آلہ ہوا ان مشوکات کی کوئی شان

فکوتایخ نوشتہ فطرس امانت بادشاہ
سپہ سالار معانی پشی واد آبا

قلعت ہے « شوکت کا ابرار
کہہ مشتاق ہے بہ سالانہ

قلعہ مانچ از لشکر جامع عالی مہرلو صاحب نام نقاشی مسند آراء سے صفحہ ۱۰۳
جناب نواب محمد صفی الزمان صاحب کشتی

دل سمندان کا جو جس دیوان پہ لڑے
جان پر دیوانہ وہ اے صنفی

بیکمان شاعرین اس دیوان پہ لڑے
بلج کی تاریخ یا نہی حسب مال

13. 2. 1947

فلمو تاریخ من تلخ لعل زید و ما شکر کلام وید غائب نشی محمد سعید ص ب سعید
 قجلی شہری السیٹریکس راد آباد

کلی کوئی تبار میں عوی مجو حیرت
 عشق کلا تبار و دنیا میں مہنی بری الہ
 دل کا شوقین غامری جلوہ گری ہے اثر
 جہاں عشق آیا تبار کو کے روم جلوہ مرا
 بھین فالان کمان سود ہے پروا نہیں
 ایہ دنیا میں پیدا ہے ستارا میرا
 ان کے نام ہے مرا اولاد شیدا ہے عشق
 ایہ میں خون نہ ہونے پکار رب کی قسم میں
 ہے کہیں پیمبر لیکے ہی تبار کا خیال
 میں لینے نہیں دیتا کہیں دیوانہ نام
 بولا اور عشق جو پہ حسن کی توجہ دینی
 جان تراپی کے لئے حسن ذرا خوش میں آ
 کلام پانے کے راتنا عذرا وہ عالم
 کہیہ تو نے زمانے میں کے ہیں کیا کام
 ایہ علم دست نام ہے تیرا مشہور
 یکتا حکوت خاک سلا یا تو نے
 ترے لگا ہے لگا ہے گنہگار سن
 جسے پا پا ہے اور کون کہیں کا رہا

حسن اور عشق میں عوی ہی مہنی کوئی قبت
 حسن کہتا تبار دم کے تیری شہرت
 آنکھوں آنکھوں میں پہاڑ تیرے میری صورت
 طور کو جس نے بلایا وہ تیری میری ملکوت
 چوٹی و عوی نہ دیر ہی نہیں ہے ملکوت
 حوت اقلیم میں آ رہی ہے تیری شہرت
 کون ہے مہدی بہین نام سے میرا الفت
 ایک لے کر دیا رہتا ہے سبدا و الفت
 دشت میں ماد بنا جس کی جا ر قسمت
 غلام چاہتی ہے قضا سے تیری شہرت
 دیکھتا شان بہت اتنی تو کو نہ ستا
 چاہی میں ہوا جا تیری قوت ہی حکمت
 تیرا دل میں ابھی نہیں پیرے غیرت
 قلمی عاشق میں مہیہ میں تیری کائنات
 تو نے ناز و نوا جو تیری رہی ہے واکت
 خاک میں لاکھوں کی آکھن ملانی موت
 دیکھ کر کجا سجو جاتی ہے اپنی ہیئت
 دوری کہتے ہے پتہ کے پتہ کائنات

تکونے ہوئے کونوں پر حوالتا مکتون
 اور نہ بتاؤ جو تیرا تیار مانے کواد
 طرہی پر یہ ازراقتا اسے حسن
 حسن اور عشق کی آپس میں جو دلیلی سدا
 عشق اور حسن کی دوزن کی تفسیر آسین
 اک ایک ٹٹو میں حسن کی اقدار یہی
 آسمان لپٹ جان جسے وہ مغا میں بلند
 دیکھو ناول عشق کے ہیں حیر و دوزن
 الوضن دوزن کی نیامیں ہیں آنے لیکر
 کبالتہ چین مقررین الم میں کر و جو کچھ
 ایشاکے رتا یخ لہون دیوان کی

تکونے یا کردار و نیکی کی الہنت
 ستم و جو کی اکتبے چان میں شہرت
 رخصہ الی عشق دوزن ہی یہ پتیری طوت
 آگیا دیکھ کر تیکو ملام سکوکت
 الہ الدے خیالات میں کتنی وسعت
 ایک ایک لفظ سے عشق کی لاء غفلت
 جو سخن سنجے ہیں سمجھیں گے وہ اس کی لغت
 ایک ایک کی برکھ میں جان میں عزت
 اس آگے نہ آئے یہ ہے اپنی قسمت
 رہ لہریت کوڑی ملک کی کہ نہیں اس کا لبت
 حکم اجاب کی تمیل سے میری عادت

دیکھنے والے جو ہیں حسن فضا کے صغیر
 دیکھ لیں آج بھی یہ شانِ کلام شگفت

۱۳ ۴ ۳ ۲

فلمو تاریخ میر تقی میر تصنیف المین سمن گستر فضا اثر
 جناب مولوی مولانا بخش صاحب مظهر بنوری

میر تقی میر	میر تقی میر
شاعر و فاضل بلینان لا کلام	شاعر و فاضل بلینان لا کلام
کیون نہ جو تو فریح علی خاص و عام	کیون نہ جو تو فریح علی خاص و عام

مر جبرلا! مر جبرلا!

مگر سے ملنے کے لیے کبھی غلام

نالا گیا تھا۔ پھر کچھ دنوں بعد

میں بے جا ہو گیا۔

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

میں نے کہا کہ میں نے

دیدن شکست می برد با کمالی دوری
 پاچه و طفل و عجز یا مومن شکری
 یا آنکه از آردان و شمشیر یک قطره شای
 اشرار با کز و به بین گو یار جام جوی
 بکشد کجا ام جشاع نسین و سن
 در سلسله چهرشان یا این که آرد
 انبیا خانه بهین معزین رختند و سحر
 این طرد و خال در بران آن مبرغان خلی
 طایفه آید آنکه دامن جان در در و گمان
 آکس که آنرا بشنود از دست او دل می رود
 می این چنین نه شاعر می این نادره بگو
 کاه در سینه خانه آن قاصی شکوکتین
 آن کامل سحر و سخن دان فاضل علم و ادب
 چشمتو نازک خیال و نکته ز آنکه سر
 ۱- کج کج گفت و رئیس این رئیس
 ۲- بطفل و عجز و مومن جو و سنا
 آمد از تصنیف خان لپو سحر و سخن
 عر که قیاس بیز و کمد تاریش شده
 از لب بران و داده با صبر و دور و دوری

لایزال تجاری یا محصل حور و بری
 یا سافر و شهید یا آینه اسکندر
 تا یم و کتی از رقی بر این قیاس آرد
 تمیز دل آرد آنکه با کعب جوی
 کشته ده مع کوهان یا در کعبان جوی
 و کج و منج و گلیان در صفت سپاه
 این با قلم بری از آن آفتاب خان
 این نقش نشان چمن آن لعل و آرد
 دارندشان عیسوی داند سحر سامی
 ۱- شاید که از قلم جان آورده و سحر و بری
 کجی جمل و نکته زیادت فرود روی
 ۲- آنکه از دزدان نام به تفت خنجر
 ۳- آنکه از عین سخن و فرود و سخاو
 ۴- از صفات نبوت آمد کلاه گوی
 ۵- که از سحر و سحر و دزدان و بر روی
 ۶- آنکه از دزدان نام به تفت خنجر
 ۷- که از سحر و سحر و دزدان و بر روی
 ۸- که از سحر و سحر و دزدان و بر روی
 گفته سال می او - سکنت بان کجی
 سحر و دزدان و دزدان و دزدان

"فوت" از معرفت فتوح بیت اول
 و از معرفت فتوح بیت دوم و بری

قطرہ تاریخ خباب فراغت باب مقبول شیوخ و محبوب شباب بایہ ناز و شکستہ و خباب

امین نے باکی و تمیز زبانی - فرس میدان مطلق الغایانی گمل ہنکار - لکھ بیباخ

بہار گدستہ گدستہ شکستہ باغ - بیٹری کا خانہ فراغت گلدی

ماہی مولوی نجم الدین صاحب بدلی

بہار ایہ قافیہ شکستہ و جوان جو

چین سے اونی فمت میں نیا ز

جلتے ہیں لکڑی کا یہ بی ضرورت سے

الغیر شکستہ شاہ ایہ بڑے و جوت

نہ لای انسانی شکستہ کتاب اور دوت

فوت - - - - - و شیریں جیسے رکبان

تاریخ اسکی میں یہاں مذہب یہہ بنانی

ع - - - - - بنیاد انسان - - - - - یوان ما نام بدلی

۱۲ ۵ ۳۳



دن میں ناز و پیش ملک و جاہ ہو نام روشن زیر پرہیز و نیک عمل ہو
خلق ہو ساری مسخر کیجے و نہیں آوے سدا کا عالم کا ہمارا شاہشاہشاہ ہو

عمر اقبال تو بادشاہ و احقرم نہ
دستان شاد و خوش و شاد و شاد

سہ و شہر شہادتی کئی الی جنگیہ یکسان مقبولان بارگاہ
الصحنہ ت میان محم خواجه احمد قناری شاد و شاد

ایک ملک زخم کا شاد و شاد یہی جان خواجہ جان کا شاد و شاد
کشت ان ملک کے قتل و کشت یہی جان کا شاد و شاد
جور و مانتہ بہ با تہین سب کے لوی ہاں نہ پڑ کے خدا کے شاد و شاد
بہر تو کہا تا ب کناہان جو صفت ہو کہ ہون ہون کوہ و اختہ کی شاد و شاد
پہنوی یاد میں فاضل و شاد و شاد باغ و شاد و شاد
کمال نے جامہ میں پہن کر شاد و شاد انطاکیہ بنا باطل و شاد و شاد
سبکی شادی ہے کہ فیوٹن لعل شاد و شاد فاف و شاد و شاد
قاف میں یاد رہے کہ کھمبا ہادی کشن حد میں حور و شاد و شاد
خلق سب کے رہے مادہ فاضل و شاد و شاد یکہ و شاد و شاد
کرتہ قی کی ترقی ہے ی و شاد و شاد لعل شاد و شاد
جن کرامات عیان سینہ بہ نبوی جو کشف چھابے کرفوق پہ بکھر شاد و شاد

یہ سراپا مہنور اسے نوشہ موت برقی تہی سے نہ رہا
 ہر کی جب پشمال ہر می کشمیں میں سناؤ نکاہی یہ کچے نور سدا
 بان با نکایا مت میں سب سے پیش رہی حاذق ہی حامی ہی یاد رسدا
 اس کی موت زیمے کو لی ہی شاہی . یہ حاذق سے بے خفا کتر رسدا

بہان و پیش و نمائندت

یہ سے مایا سے ہار رسدا

سہا متی شب و یکتا ای بنا جان حاذق و شوق علی صاب
 میسر تلمیز ضلع کجور

دق پر آئے ہوشاء بے بھار خیت و بے بھار دے لاریا رسدا
 جان میں جان ہی پوچھتے ہیں بنیاد سے صبر و صبر رسدا
 ہر ان ہوشاء بنا کیے نہ حیکار سے آج رنہ و آج سے شوق سے کو رسدا
 دیکھتے ہے قرآن سے و اعجاز ہا نہ پڑے کہ بکشا رسدا
 لکھی شاہی رنہ میں اجاں شاہ بانیا یاری و تہی ہی گھایا رسدا
 خیر و مہی صاچن سے ہی جہم ہر وہ میں سے جو تو بانہ و کینہ رسدا
 آپ سے نہ حاکم کی قسمت ادبی یہاں چور نہ جار میں سما رسدا
 ہر ہوشاء و شوق سے ہی کلمہ جس شاہ میں خود سے رسدا

شاہ و یانوی صاچن سے ہی کلمہ

سے جفت ہوشاء ہا رسدا

شاہ و یانوی صاچن سے ہی کلمہ

سہرا بتقریب شادی کتنی اپنی بڑا دم قاضی محمد حلیل صاحب
میسرین سنا خلد واداد

سہرا سے دودھ کے دہنہ عا سہرا بختیا جی بن گپ سہرا
رشتہ مریے نہ تار تار یا محمد حلیل صاحب
دو بانی میں مساق بن دو نون ایک کشتا یہ دو سہرا
تیب نہ شید سے رخ روشن تار خشیہ سے تار سہرا
نیم بکین نہ ہو جائے اسے منہ پر آنا سہرا
رخ روشن ہے موب و شش اور پو سہرا
نہ میں پیادے کما لینے فوق روشن پو سہرا
نہ دیوان سے منہ تار کو حلد صاحب
دل لپانا سے ایک خلد تار تیب موند پو سہرا
نہ دغالی میں دسو سے تار جہا سہرا
چنے شمول سے ان صوفے

خوب جا ہے سہرا
سہرا بتقریب شادی کتنی اپنی بڑا دم قاضی محمد حلیل صاحب
مارک اب کہ دینا تیبے راس سہرا حق و یا قوت کا احساس و گہرا سہرا
دوم دیدہ بعد حقوق و حسن ادب رے بن تیرے نے تار سہرا

غم سے حوریں صبر تانے پان میں دیکھنے دیر سے نوشاہ کے مرغا سدا
 کو نہ ملنا یہاں سے یہاں خوشیاں میرے خوش رہے تھیں تھیں
 منتہی آج ملک دار بنا ہے ... سب پہنچا ہے نیچے زمین
 خدایا یہ ہے عجیب عنوان لا ... غم و دوسرا ہے یہ وہ کربا
 یہ وہ سبب یقین دہیے غم و شہ ... یہ ... ہائے جو مرا سدا
 ہم نہ ہو دیکھتے ہو شہزادہ شہ

غم نہ ملنا ہوں شہزادہ

سدا یہ تو ریشہ و میکی کا اپنی انعام حسین خاں صاحب اور چہ صلا اور ابا
 کہتے ہیں بلکہ ملک ... ایسا دیکھا نہ تھا سدا
 لیتے ہیں وہ دل میں انہوں نے دیکھتے ہیں جو ملک سدا
 رخ نوشاہ مارہر پہ تہیے ... نہ لٹا نہ یہ چھ سدا
 تانہ خوشی پہ نہ تو ... دیکھ انہوں نے ملک سدا
 دے اپنے انعام کے رہے بانا دیتے لائے ہیں نہ ملک سدا
 ایسے نوٹ کی فارہ شہزادہ

مائیں حوریں غم نہ ملنا

بتو تیرے بیخوابی میں دین میں صحت میں طول عمر و مضاف
 دشمن ہے اپنی دشمنی میں سدا تو نے صحت و کما نام نہ سدا

لب ناز سے خوی تو نے ادا بسم اللہ قوتِ نالافت نے بڑھ چھ ماہ بسم اللہ
 شہری بول اونی چشمِ عدو نہ یہ قدم بزمِ من آتے ہی زحرائے ماہ بسم اللہ
 بے سہ کینے چل ہوں بھگے بسم لب سے محض ہے آتی ہے ماہ بسم اللہ
 دین و امن تجھے ہوں نے جو میں یہ حقد و ہرزہ یہ حور و نیک ماہ بسم اللہ
 سب کے سب لوش تیرے میں ہوں نفل بارگاہِ امن میں بڑھ چھ ماہ بسم اللہ
 تو نے یہ قصہ کہا مانہ ہے ماسہ یہ کئے خوش و خوش ورت نے ماہ بسم اللہ
 زباں و زہر مہار لور یہ بے ہنسا بہہ نہ بسم اللہ

دلی شوکت کی راجہ ہون

بے شغلی سے کہنا تو بسم اللہ

سہا بھوشا دی غسل ختنہ فونہ و لب جناب مولیٰ علیہ السلام
 صاحبِ دس تنہا وکیل جی مراد آباد

تاملو دی تو تاملو دودھ دے پتے پتے
 سیت محمد علی خان ایک پارہ نہ جاوے میں سیت
 زلمادیت اونی بے بی تاغوشی سے زحمت جی
 کسے کسے بے بے بے بے تاملو دی تو تاملو
 جیسے دیکھتا ہے سہا بھوشا

کہکشاں بنی آخرت میں ذر کہلا آسمان تیرے لئے گونگ لایا سدا

دہم میں دہم و غنیمت غنیمت وہ بناتی ہیں یہ گمانی بن نہا سدا

لدا لکھو کہ لکھو بنے لکھو خان کبھی کہتا تھا سی دکی تھا سدا

ہو مبارک نہیں یقیناً لکھو اپنے اہم دل ہنس جگہ کا سدا

مثنیٰ لکھو کہ لکھو بنے لکھو

لکھو کہ لکھو بنے لکھو

سدا لکھو کہ لکھو بنے لکھو

کہہ و مانن سے کہ لکھو بنے لکھو

قاف سے لکھو بنے لکھو

جیسا کہ لکھو بنے لکھو

اسمان نے یہ لکھو بنے لکھو

جو کہ لکھو بنے لکھو

لائی بن قاف سے لکھو بنے لکھو

کہہ کہتا تھا سی دکی تھا سدا

لدا لکھو کہ لکھو بنے لکھو

سبارکباد و تبریک ختم محمد حشمت حسین فرزند مصنف

بنا حشمت مراد و لیا مبارک ہو کہ ہو
 محکم کو تبریک ختم ختم ہو کہ ہو
 یکسو خوشید و کی آج شاہی ہو کہ ہو
 عرب دن بین عرب ترین عجب ہو کہ ہو
 تمامین میری عالم کی تسلیں ہو کہ ہو

ختم بکری شادی کی تبریک ہو کہ ہو

وہ آیا باندہ مراد مبارک ہو کہ ہو

سہ تبریک شادی کی ختم انی ختم و تبریک ختم ہو کہ ہو

مانع بنائے نہی کہا ہو کہ ہو
 دلہن پر موریاں شادی ہو کہ ہو
 موتی چمک رہی ہیں چمک رہی ہیں
 دلہن نہیں کہی پرانے ہو کہ ہو
 نسیم چو لہر چمک رہی ہیں
 موتی چمک رہی ہیں بیاہ ہو کہ ہو

حق نیکو دن و کیا پورے بنایا سے پڑے سما یا لے کھنڈا رسدا

تکیم تو کت شکو بنائیں دور شد خدا و کیا پورے پیا رسدا

شکو کت کی پید و تار و لے آج

خانو کرے مبارک شکو کھاسدا

سہ پتھریشاوی کتھ ای برادر غیر قافی القن صید صا غنیہ یجا

م۔۔۔ برادر پیتھشادے سہ پند رسدا و غور و جی گھل کور حسنیہ رسدا

نہ نہ برادر کورے تو خوب یا کیوں پیا ایو کیکے یہ پیا پیا رسدا

مبارکباد کی ہے وہم و غم خوشی میں یہ پیا گای پری میں یہ کونہ رسدا

نہ سکھ جائے ما ازہ آپکو ملت رسدے نازن پیشل بن دو خوشی پدی نہ رسدا

نکل زور و س کا فخر ان نوزد غنی عالم روزہ مشتری حوئی لھیا خوشناسدا

حصاری آنا ہے تہہ نہ کتھے ایو شکست دبا پڑیا لکنا دبا رسدا

نہ قابو میں لبرے زار و بے باقی

کبیں کیا کس کھا چہ پیا رسدا

فصل پنجم در غزل خاتمی

پرسیدمش که جاه و دولت کجاست بود خیل فرشتگان بدست جلودانه بود
این واقعی است یا که سرافراز بود وایس گفت طاعت من بیکرانه بود
سیرج و مل رادل و جان شبانه بود

مین کیا کهون که محکومستی کیا نمود کرد و میوزی تها کهین افضل راه وجود
کرد و قیاس سپهریشان و عباد وجود بر در غم خیل ملایک سپاه بود
مشتن بد ذات را و شبانه بود

تھا افتاد ز کجا - سرور بی بیان بونجا تا علم و فضل کاشد و نشان بیان
اب کیا کهون بیان که تا فرجه یزدان بودم محم المکوت انه آسمان
و طاعتم زار زاران خدای بود

فضل و خیر کی میری به یثیت تی عباد عالمی لوی میوزی عتقاد و بدو
سجده بیکر سکا و می کی می پیمین بودم نجاب بود و من از تو پاسبان
مگفتم نه جان و او خود بخانه بود

و وقت به تناسخ بود و بجای من خرم محکومند تی نه لوی تی عتقاد و بدو
مان شان بی نیازی اب کی قسم شخص زار سال طاعت که آشتیم
اب من بید برین جلودانه بود

کھن نہ تھاکر یہ عادت کوئی ہے
 چکاہ کوئی عیب نہ ہو کے
 سو جا بے مل میں آکا ہو یہی قسم ہے
 برقع چھتہ ہو کہ مہو نہ ہو کے
 بدھ گان کہیں نہ ہو گان ہو

کسی بھال ہے جو تھے کیا مری غل
 بوچے سب غل کا قدرت کیے ہلا
 جو چاہے کار ہے کا جو چاہے کیا
 اور غل تانسانہ لغت نہ مرا
 کو داندہ غل سے آدم غل بنا ہو

تسا بھگان ہی میں بہت میں دہلی
 بنا جو بیل دل میں لونی اپنے کیا کیے
 دم نہ سین ہے حق کیے غل کے
 کو نہ مردمان دہلی تو سب کے
 نہ دلیب اہل ہونست انہم بنا ہو

شکوہت نہ نام میں آکا بان گن
 برے نہ جبک اسی خلو کریم ماضی
 بان بانہ یہ کرہ ہے اور غل کے
 خاقانیا تو تب بامات خود غل
 این پندیر و اہل اہل بنا ہو

تصنیع بر غزل خود

عجب فراق میں کی ہے نہ کہان نہ ہو
 اور اور جو غل تو پسان نہ ہو
 فقط سے اپنی بات ہے آسن نہ ہو
 جہاں ہیں سے ناویں وہاں نہ ہو
 خدا سے نہ کہ کوئی یونہی نہ ہو

سنگین کو چھوڑی قسطن قراو ہمارے ہولے ترکیہ ایک شام
گھانے لگے کہیں جسم جان نکلے کہاں تھی یہ اپنی تو آسمان فرید
زمین و آسمان کے غم کی مختلف

پہلے سے جیسے چرخے نشین پگھلا جگر میں درگاہیں حشر زبان براہ
خاکوہ سے جس جس ملک پہ ابلو تباہ پس دم میں کہیں دیر میں لشت میں تلہ
تیری خوش میں کی کہیں کہاں

کہیں دل سے جو کچھ ہمیں ہو گیا اب رنج و نام نہ کوئی تھا پہلے
پیکر کی گاہ و درد و سدا سے کوئی تو ہر شرفت میں سرگراں تھا
ابھی درد و ہوس و نذرین شہاد

شہ پہ پہلے جوتاد راہ اوشا دولیہ خلق کیے اس شہ جاتما اوشا
نقطہ ناز دے قاتل می کیکپا اوشا زمین مانہ کی جمع ہر تہرا اوشا
نفل کی تہی کے شہ سے نازا نیا

کوئی جگر کو سٹاپے نثار ہو جائے جادے دھو کوئی پتھر اڑو جائے
زمین سے بدیہ کوئی اس نثار ہو جائے ملک سے بدیہ کوئی ہوشیار ہو جائے
مر گیا جو من پناہ پناہ ان فراد

نہ زمین سے پھر پھر یسہ رات باغ نقیضین کا یہ منتقل تر
لائے لکے من حریف جانتا نہ مخالفت ہوز و جوش تو نیچے ہوئے

تعارف

پیشکش ہے یہ کتاب مسلمانوں کے لئے

میں سے کہیں کہیں اور یہ کتاب مسلمانوں کے لئے

تعارف ہے یہ کتاب مسلمانوں کے لئے

پیشکش ہے یہ کتاب مسلمانوں کے لئے

میں سے کہیں کہیں اور یہ کتاب مسلمانوں کے لئے

تعارف ہے یہ کتاب مسلمانوں کے لئے

پیشکش ہے یہ کتاب مسلمانوں کے لئے

میں سے کہیں کہیں اور یہ کتاب مسلمانوں کے لئے

تعارف ہے یہ کتاب مسلمانوں کے لئے

پیشکش ہے یہ کتاب مسلمانوں کے لئے

بسم الله الرحمن الرحيم

قصیدہ و مدح حضور پر نور حضرت انس علیہ السلام فرزند
ولید دولت انکلیت شریف نظام الدولہ نام الملک
امیر الامرانو اب۔ حامد علی خان صاحبہا و شہید
حجی۔ سی۔ آئی۔ آئی۔ والی رامپور دام ملکہم و اقبالہم
(بنویشہ نفاذی حضور مدوح و شادی فرزند مصنف)

وہ اکبر چشمن ہے پانہ عالمی	ہیں خداوندی چشمنی عالمی
سال نوآئی تیری تیرے انی بہار	تیرے چشمنی کے ہیں انی بہار
زیوگیل سے نبی ہے مدح شہید	یہ دہن نبی ہوئی کو بانی بہار
کیا سہیہ جہدین دین ہے	نور و نہ جہی ہے نفس کی جہدین

غدا شہدہ کا قیامت ہے
 کئی بی تو میری زبان پر جو
 بچے خاں جوان زاد ہے پا
 سرخوش نام عالم میں لٹا ہوا
 غدر نہ کہیں لکھناں پر شہدہ
 چوڑا بیغوان میں سنبھل ہے
 کہتی ہے خوبیاں میں نہ رہی
 واہ کیا سرو افزا ہو ابلج و
 ہے اوہ اسبہ فاق میں مایا
 ازوانی ہو گیا چور لکے نہا
 آج ہے میں ساقی کلام
 شوق و دل و خفت زین ہار نہ کھاتا
 وہ اٹھا اسبہ وہ بخت نہ لہو
 سب کو کلام میں جام ہے کوہ
 جوں سہی دل نے چھائی یہ غوی
 پیہر سامان ملک کا یہ بہار نہ ان
 گھٹن جوں کے گلے میں لٹا ہوا
 بیل میں نغمہ زن کیا کیا شہدہ
 قطعہ گلزار میں یاہل راہی لٹا ہوا
 جوش چہریت بادل سے برتی ہے
 چادر مٹا لے شہدہ میں اٹھا
 دیکھ نہ کس کو غلامی ہے مٹا
 دل لبتا ہے میں میں گل جوں لٹا
 جہان لہو ہے زبان سے زخم لٹا
 وجد میں انرا وہ زخم چہرہ لٹا
 کچھ سیاحی سی جہک آتی ہو کھٹا
 چل پائے یہ سرخون میں کھٹا
 زینہ لا قنطاریو چکا حیرت کھٹا
 کہتے تھے میکہ میں میکہ شہدہ
 بچ میں و سوسل ہے کھٹا
 جہان پر اعلیٰ کی یہ غوی
 جہدہ زبان میں شہدہ
 جہدہ زبان میں شہدہ

یوں ہی ہے کہ بہشتیہ درجے گہر کون وہ حامد علی جان مخشایں دیار
 ہم چشم دارا خدم کاوین و سرشال آسمان فروغین ہر چرخ اقتدار
 نجم ہرج کلامانی و سر اوج نشتر اختر ہرج کمال و مہر و دین وقار
 ہے اویس کا ہم قایم غنی ہن و غنر اور اویس کی دھکے کیے نام نصرت قرار
 میں پیر خون و مطلع عارف کی شہنشاہ کردار ہے مدد جابجہ زمانہ بار بار
 غرت و اتہال و فحش جاہ و مہین و وقار
 ذات پڑھری ہی بجایے شہا دار و دار

کچھ نہ لکھا تجھ کو کہ کھا و ملا و خلت کیا نہا تجھ کو کہا میں نے جو یوں اتہار
 عیدین تجھے شہا ابر کرم نے پیردا تو مہر مقصود ہے دامان حرامید وار
 سبب نہ تھا مادل نجمہ باوجود سنا پاسکے کوئی نہ لائنوین اگر دوشہ ہزار
 شکی رسم و زہ ظلم و ستم آفاق ہے دو میں سے بنا ہے جہنم تک نصیب
 ہم ہے افروز تجھ کو پایا غنی خان ملوین اور کیا دوس ہے بڑہ پر چلا دیکھا اتہار
 پاسبانی بود و دست و پا ہے مقسم اور سلند بنا ہے نرمین ایندوار
 اقسیدہ کو ماہر ختم زبانی پڑا ہو گیا اور صاحب ہے زہن و قوت شہا
 شرق ہے و یک نفع اس لیے ملک جو بزرگزمین اور زوہو سبک شہا
 عمر و اولیک کو اتہال و اوجہ کو حورقی دم بدم ہر حال ہے فرد و قار

حل فی ہوسے مغیر کو عساکر قوت	میشیں سے ٹوٹنے کا شیریں سنان کیا
اوستی بخشش سے مرقا قیں غیاں	کوئی کیا جانے میں کس سے اوان کیا
نیم دنیا کی زلف اس کے بڑائی ہونق	کر دیا تازہ و بکھرکشن ایمان کیا
خسرو کس میں بستان شیر کو کھنق	تو فرشتہ تین بے بیشل ہی ان کیا
زور و قوت کو تری کھنک سب ہوا کی	سام کیا نہا زمانہ میں نہ ایمان کیا
دل لہا تاج سے عہد میں نیار و قفا	کو بوشخار سنت و قرآن کیا
مانا ہے حق حقیقت و مذہب لا	کہ جس تیرا شاخو ان سے میدان کیا
جو بار زمی سے دیکھے غمان بستو	شل آئندہ سکند ہوا چہ ان کیا
شہک آئی ہے قامت پخت و پخت	زیستہ تاجی تر نہ شاہ کیا
شہ ہوا بال کمر عہد میں جمع نہیں	باغ و دوس بجا مہنستان کیا
کھوئی آماہ تین عہد شہر میں تری	دل پر سوز سے کیا ویدہ پرا کیا
ایکے ویر میں ڈر دیکھ نہ نہا	سے دانا سہم نہ برون کیا
تیرا بہ خواہی رہے ڈاکر نہا	دلی خواہی رہے گردن و ران کیا
شاد و آبادین اجباب کیا نہا	تیرا خواہی منہم و پشان کیا
دیکھد صبح سے میری بان کشت	خود بخود مرث و قارب خبان کیا
نجلو تیرے بون کا فکے کیا چہ	تو بہمان کے ہم اقبال ہو غمان کیا

قصیدہ در مدح جناب قاضی محمد عباس صاحب شریعت مراد آباد صاحب مصنف -

رات کیا طالع بیدار کا احسان دیکھا خواب میں پہلا پہلا ایک کھستان دیکھا
 ہر طرف غلوئی و بوجت کا عیان تھا جلو شادمانی کا سماں ہریش کا سماں دیکھا
 وہ دعوت و دعاست تھی کہ اللہ لکھوتے ہیں تپن رختہ رضوان دیکھا
 آج اقرار کیا ہشتم عاشائی سینے جو بہین بھیننے نہ دیکھا بتا سودا پان دیکھا
 کہ بین ساتی کہیں سا غم کہیں مدد کہیں ساز کیا کہن ہیں جو بکھڑکھڑی سماں دیکھا
 سنی ہر سحر طوطی کی صدی پیش ہریش گیت کو خوشی سے نہ مان دیکھا
 فاختہ زردہ پرواز چمن میں اکست اٹک باغ میں طافوس کو قصاں دیکھا
 دم لگاؤ گلزار تباہی باب دیدہ بگر شیش پہلا تو بی جوان دیکھا
 ہریش صاف تہی کیسی دیند آہل حرمین ریش خواہ حسینان دیکھا
 لال ہے اپنی زبان کیا کہوں بلکہ کی وقت دیکھا کھلے سو جبر دل خوابان دیکھا
 کہیں غمناں پھری کو نوازن پایا شاخ تل پر کہیں بھیل کو غول خان دیکھا
 کہہ نہ نقطہ بیل و قمری معنی ہی محو در بکھڑکھڑت بوجی گلزار میں دیکھا
 دل نہیں شامیش و دل ہے نہ نوا نہ کہ کسی مدح کا آج او سکھو غما خان دیکھا
 کون وہ تانی و نیاز قاضی عباس جس کا طالع ہر ایک کبر و سماں دیکھا
 دوست کو غما و غما کو غم نہ پایا علی غار بہ اللہ شیش شیان دیکھا

اوسکی انہاری سچی جو دیکھا کی طرف
 کونکر لیں و اگر خلق کا مامن دیکھا
 اوسکا اگر نام نہ تو کچھ شرم کیلنگ
 حاتم و ستم و بیشید کو میراں دیکھا
 منع اک اور کسبامع میں کی ایک
 مطیع ہو کر ہو ہی سسر بر بیان دیکھا
 تجھ کو شرفی علیہ سر و لیسان دیکھا
 کہیں دارا کہیں قہر کہیں خاقان دیکھا

آج عالم کو رما کر جو جان کو بسینے
 تیرا مع و دعا گو و غنا خوان دیکھا
 اچوہ عولے سخاوت زیو پنا حاتم
 فیض دیکھا مرے مدوح کا احسان دیکھا
 تیرے دست کم و جو دو سخاوت دم
 بنے دیکھا تو گربار و زرافشان دیکھا
 کہتے ہیں دیکھنے والے تری کچھ شبا
 منے ان آئینے اورنگ سیماں دیکھا
 ہل عالم تمہیں الفاظ کے کد و لہ
 ایسی مشقت کا کوئی تھے ہی انسان دیکھا
 ہنر شہا بن ملک سے معنی زبان
 طبع حکم زمانہ میں حوہاں دیکھا
 واقعی نہ وہ نام کو کہتے ہیں ہی
 میں نے دیکھا تیرا تیرا دیوان دیکھا
 شوکت اب ہاں روپے خوش
 آپ کا روز مع شرف ان دیکھا
 اپنے مدوح کو جی پر کے دامن ہے لو
 آج تاثیر لو خود سلسلہ خیابان دیکھا
 بہ دعا کی سے عابت نہیں شہر پہلے نے
 تیرے اقبال سے خود کو بکشتان دیکھا

قصہ در مدح جناب مفتی محمد جمال حسین صاحب مدرس اعظم دہلی
 ضلع تھانہ

شوکت چرا آج یہ تو کسا مع لڑا
 خاٹنا ہے جو ہر جہ و نشان

کیون آج تیرا یہ غم کب راج
 غم کی ایک کشتی ہو گی کہ
 غم نہ ہو کہ ہر ذی بطن میں
 غم کی نعل و دم کی کڑی ہے
 وہی کی شاع کہتے ہیں سب کے
 چشم نکال دے نہ کلاچے نہ
 لا قوس خیل کو میدان مع
 بغل سے میاں ان ہی کو
 لیکن خیل و لین میدانے بار بار
 لطف و کرم کی اونکے بیان دیکھنا
 غنی و غنی شم و تجمل حسین بن
 دریا غنچہ جو دو سنا ہنر و نرم
 ہم شاد و صوف وہ اول کا ملتے
 اب چم نہ صنف عادل جہان بن
 بیجا ہے اہل طے کو جو جام نہ ہو
 حباب و آفتاب سے کرا دیے
 قرہ ہی وان کا مہ کو لایے نہ وہین
 پایا نہ کیا لطف کسی بن نہ بہ کرم
 جی ہاں تیرے مصلح ماز و مانہ

غم کی کشتی

اندھا پر بیان ہے ان اور مانے یان
 حرقہ و رقہ سے تراختہ جہان
 اتنی شری بن خبر لا بہت کی تیون
 نیرین میں اب ریح روک کر ہی مان
 نعرہ کا ہے مریہ سلم چر بہ گمان
 اتنی دکھانہ لعل کی لہجے روا نیان
 پس کہو نہ زور انہی صفت مار گمان
 اب جہد و صفت کدو ج کر بیان
 قوافی و صفت باد میں کر لگا کر بیان
 یہ موند نہ کہان یہ تہہ نہ کہان
 نیبا سے کر رہیں اونہی کی کہان
 غم و باغ و مروت کے باغبان
 روتا جس کے دم و لعل کی نروان
 پاشا کوئی لاکھ کرے نہ شش و شش
 زیبای مان جو غم سرین و نہ حنہ
 الہ یہ لعل کو کرم کی زرقان
 چمکے فی ملک چکر اول کا احسان
 دیکھا بہت کلنے کے تابہ لاکھان
 احسن جس کو کے کہیں کہ رو مان

مطلع

کم کے طعون جو آپ کو من غرو لیا خبر ہے آسمان کہاں اور زمین کہاں
 ذرا آبی سہی کو جس کا ملک . مار صبح ذی وقار کا اوتا سا باہان
 محو شاہین جن ملک کے ہی راندن پونچا سخا و جود کا شہر کہاں کہاں
 جھکتا ہے غلک کا ہی اس کا رنگ اگر کیا رنج ہے حضرت کا آستان
 بچے بچے شال اکجودوں میری کیا بھل جہی اگر کمون تو سمجھنا کون کر شان
 چکا بچا بن نو سخا جود آپ کا ذرا بچے کم و کہانی دیا منہ آسمان
 شکوہ کت کت کت بقیہ مایہ نام بنایے دل لہجہ پر شخص کے گران
 جو کہ رہا منہ نہ رہے مائیت جدی اوتا ہے سہی ہائے آستان
 آئین کس مایہ پڑی اتنے . ایسے بیٹے بن غوغ پر مدتن کو شوق بیان
 پس بس دخل کو دیے سوچا کیا اک مطلع و مایہ کدو کو خادمان

جسٹونے میں ہے ذغل آسمان

رست خدا کی آپ سہ چو سا بیان

باغ داد پوتا پہلے تارے مدام سہا پہی رخ کر سچا نہ لو بوسہ نش
 رنج و الم کی جان عدو نیران رہے عیش و دے غوغ کے ولین کچھ بیان
 آقا مابریہ اختر اقبال مہربانہ تنک کہ مدد ماہ رہی زینت آستان

جو دستوں کو میرا ہے خوش

بہر عدو جلال بنے تیغ انصاف

قصیدہ در مدح جناب قاضی محمد مجمل حسین خان

صاحب بیس اعلیٰ مراد آباد والی ماجد مصنف
(بہ تہنیت غسل صحت)

گل و گنار کشکاب چمنار ہے بی طرح آج باغبان جوشن ہمارے

جھلکتے ہی آج عاشق و معشوق کا دم قمر ہے سر پہ گل ہی ہمارے

سبز زمین میں گل خوشتر شمع خان کوئی پادشاہ ہے تو نہ ہی ہمارے

بیلا ہے دلفروز لادیز مویا دلچسپ غواہ ہے دلارا ہمارے

خاوس مرغ باغ میں قصان نظر عشق بھل تارا سنج سر شاہ ہمارے

بہجت بکری درجے میں چمن بزم طرب ہے یا چمن روزگار ہے

بی کامران نصیب موافق ہے رگزار ترون ملیح اختر فرور ہے

کایان گلے بکری کے کدو میں نسیم زبان کجہ پیش سر ہمارے

خاقانی ہے میر و ابجد کو دہشتا فرد طرب ہے دل مرا باغ و بہار ہے

منت پذیر اثر کی دہانیں ہی نہیں دیکھ اثر دعاؤ کا منت گذار ہے

میرا سنا ہے ہم کو میر کا نشان ساز کشادہ گر چہ ہمارے

شکوہتِ نزل پر جو کوئی مبتلا دل آج جو عشقِ شوق ہے امتیاز
نوا

زند و تکی بن پری ہے ہر جہ ہزار ہے
بارش ہے یہ ہے ساقی گلگون ہے

ہون اہل شمع مانع نہ شیرین گویا کہ کمرہ دین کا اسی مدار ہے
کیاں کہیں شوق میں شمع اور مین یہ سبہ دار ہے تو دہ زار ہے
یہ بے ادب یہ بے ساقی یہ جام ہے مستونہ آج حوت پروردگار ہے
زادہ ہی میں ہیں گندہ اس میں یہ بننا ہون وہ کریم اور ہمار ہے
شکوہتِ نزل ہے ہوا کی زور نہ آج غارِ رحمت نکلا ہے
وہ مطلع نیریناؤ کہ اہل بزم آمدین کہ آج مطلعِ خوشہ مساب ہے
کیا شوق مدح قبضہ عالمی تبار ہے
بھلی کی طرح موندہ مین زبانِ بخت ہے

آٹا کی سی شانِ بھل تو دیکھے اسکندر او کی بزم میں آئندہ ہے
دربارِ دار او کی بزم کا دوسرا لقا ہے اندک یا شکوہ ہے لیاقت ہے

دیکھا تو دیکھا بڑے زنجیر کئے تھے کہ میں غارت شہر ہے
 جے نفل اوسکو سارے نینو ہاں جیہ مدد میں آئیے پھر ہے
 میں لاکھ دن شال سکندریہ ہاں مدوح نامو کو پائینہ مار ہے
 والہ کس نبرد پسے غمے سری دریا کے آگے قدر کا کوئی شہر ہے
 مدوح کیا کروں تیری سلوٹا میرا آیتے میں حکوم تہ خدمت گزار ہے
 نصفت سے تیری لپٹ ضمیر کوئی نہی چنیا ہن کا مد میں سے ہٹا ہے
 کوئی کہے تو کیا کہے کبھی تو یہ کہے مدوح تیری صفات کی نوشی مار ہے

شکوہات ادب کی ہائے تنہا کوں زلزلہ

جدی دعا کرو اثر امیدوار ہے

یارب ہدایت ہے مدوح ہزار تاجے ملک کے دوزین ہزار ہے
 والد مرے غائب تحمل حسین خان قایم رہن جہان کو جب ہزار ہے

گردش ہے نصیب نہیں ادا یہ ہم شام

جبکہ جہان میں گردش ہیں ہزار

لوحہ و قات حضور ملک معطر و کثور یہ قصہ

(کہ تاریخ ۲۲ جنوری ۱۹۱۸ء شنبہ رات پانچ بجے (نن) انتقال فرمود)

کیون آج سیکر و لپہ اپنی عمر شریفے کیون سبز چاک چاک جگر پاشا افس ہے

مشکی سبیری انگلیں میں کیون بود و باش کیا وجہ درد و غم کی سب سے یونق عاش ہے

سبز چمن گلشنی یی کیون سب سے یاد آئے

جہاں ہو کج کیون سب سے لبت و آواز آئے

پہلوں آج کیون کروں بفرایے کیا ہو گیا راز ایک جہاں سو گواہ ہے

واغ مزاجی چشم راز اشکبار ہے دیو دیے لپہ ہے دہ سبز نکار ہے

ہر شخص درد و غم میں کیون بند ہے

کیون نہ ہیں پیر و مشورہ افسان

نغمہ کیون میری لبت لولہ ما مانو ہے نہ جوت کوسا ہوا

مردمانی ہے نہ عطف و نہ بار اتنی نہیں ہر تاج قیامت کو کیا ہوا

جے شواہک جہاں میں بیروتی ہوا

نہ غم و دام کا نہ سب کا مجھ سے

غور و غمان میں کج کج ہے یون بتا ہے سب دل غم و شغلے یون

نہوں نے شوق قیامت اڑا ہے یون آئیں گے غم و کج جگہ پر ہے یون

محب ناکو کوک و پیرو جوین آج

جن کو جب ہوا تھی و نو و نو ہوا آج

مگر کس کا کیے آج یہ عام سیاہ پوش ہے نوا نوا کے بن سحر ہا بارہ نوش
کیون خون لے لے دینہ خواہیں ہوش مدین فردوس و نام سے یہ کشت و ش

کیون نو و نو ہوا تھی بن بکھن
لہذا کہ ناچو نہ سیر سیر بن

کیون شہلا در غیب و ایرہن مدون کر کیے شہلا و نغہ بن
کیون قرن بن ملاں بن برادر ہر بن آں حال بن عام مغیر و کسیر بن

سلطان ذہر کا حکم آسا کہے
جانا ہے کون لکھے چھ نف کیے

دل غم سے بنے پائے کس کا ہل سے کہا رخ سے رائے شہر یون نڈلاں ہے
کیون سب کو بوجے جگر ہماں ہے مہر کال کون تحت زوال ہے

انہاں و ملت کو ترقی پر جو کر
جانا ہے کون شہر بنایا ہے نو کر

و کتو یہ دینے و مند و ہشتم فرما نوا و غیرت کا و سوس و کتبہ
دیکھنی ہے آج عایا کو اپنا قسم و ٹانگہ یہ چہ ہشتم پر و اسٹم

ازم و امن و شہر کی مہلکمان گئی
جہاں جہاں بنا جو کے تو کیون جہاں گئی

صلت کا بدل کینے کا ایک با دیا تو نہ جو اس جہان کو تھپے مگر ادیا
حکوم مل و مضبوط تھیں بنا دیا دل سے ہر غیش و لب کو شادیا

کھوٹا موت نے زیرِ زاری
یہ تھے انتقال چہیف اور زاری

گو تو بیان سے چہ دار انتہا کی ہر دامن ویش کی رگ کھڑا سنی
فلان پیر تاج کا سبکو بنائی سکد جہان میں جاو جسم کا ہمائی
حبس مت ملک میں تر اہل مد گیا
اقبال پہلے کا دان پاؤں جو گیا

جہنم کما اپنی بایا کو تو یہ شاہ اقبال میر ہو شل عام یوں ہی باہر
مضبوط سہمت میں مویا وعدہ داد شوکت کی اس ماہر و شہنشاہ
اس خاندان سپاہِ فضل مد ہے
چلتے جہان میں نام بقا کو باقی ہے

نوں وفات حسرت آیات خنوی ملک معظما ابو و زخم
شہنشاہ ہند۔ (جو بے تہ شہداء عزت ہیں بڑا گیا)

کشتی عامی بڑی بون جوسی اعلیٰ چہاڑی ہے۔ میں بے سوان و سہا
کیون میں اوڑھا ہوا کیون جو خیر ہے۔ میں ہی میں زانیہ میں شہنشاہ
باسی وہ سپرین انڈیا میں باغ عالم میں سرور جہان میں سی ہی
پہاں پیر ہے کیون میں ہے۔ سننے سننے ہوا خنوی و زخم ہوا سنے

دہشتی پہ چہ اور دہشت کیا ہوئے
 زلف گل باغیں پر تنہا چہ گرا
 چہ کچھ بلبل باغ جان کا اور ہے
 کیلے کہیں سب سے نانی تو برا
 ہنرک دہشت جات نہا ہے ہوئے
 سچ تو ہے دہشتیے مہربان پاد
 دل لگا کی جگہ بگشتن دنیا تین
 کچھ کر کے بے مرجع اتی ہے ہم
 گل میں چلائیہ اعظم یہ نہا ہے
 وہ خدا دل کا خدا ہے نہ گویا
 ہندو انگلستان میں کونچے ہو گویا
 یہ خدا ہے تراز ہے ہستی یہی
 غم کی تصویر بنی سر وہو ہا میں
 غم سے بے ماثور ہو گیا کیا گیا
 خاک ادا اتی ہے زمین کون جان دیا ہو
 کیوں نہوں انکس ہے انسور ہر دہنم
 ہندو انگلستان کو کونکلی تصویر نہا
 امپراطور و مقم دی شہم کی موت ہے

ہائے دہشت کونکلی فک کیا ہوئے
 کیا خزان کی شکل میں اتی ہے زہریلوا
 جس دہشت کو چکے اسے خزان کا دہشت
 دل ہر ایک کا سر دیون دیکھا ہو گیا
 خیمے درخت میں ہوں گویا ہے ہوئے
 دونوں جانب ہے خزان او بیچ میں ہے
 گل نہیں وہ جو فنا ہو سکے کہنا نہیں
 اتی ہے باو خزان او پائے جاتی ہے
 گل سے کچھ کچھ او تہیہ ہوت ہے
 جلا نور میں مانع مائرا ہو گیا
 دیکھے جس میں ی موت کو وہ کونکلی ج
 دیکھے جس شاخ ہے دی موتی ہا ہی
 سچ و صفت کا سان لاکھ ہے ہر حق
 انکس کون نہر کے پتہ اتی سان کیا ہو
 سانچہ کیا ہے زمانہ اپنی جان تہیہ ہو
 جاب اور و مقم ہا شہم دی شہم
 سچ و کھلی کون حرکت دہشت ہر نہا
 کیوں نہوں سچ و ام سچ و ام کی موت ہے

نہایت ستم جان کیا عاوضیے مانگنا	مک و تار حکما اور شاہ عالم جی بسا
کشفہ پر من اور شاہ و خان کا دور ستا	منع کون کن ہاں سنی عدل کا ضرورتا
دوس ہر من کو حکومت کی نہ مدت کو کو	کر کے جہت کشفہ و از غلیے جہا
سال نہ نو سہ سو ایک جہا عہد شاہ	از غلیے نگہا سہ و حم من و شاہ
وادیا زینت تخت شہی بنا جو بدن	مورے نیے پنا دیا اس ل میں روکھن
جنگ افیقہ دنی ختم آپے بے دور من	صلح امین عاقبت مرغوب تہی مرغون
و دتا اوس بادشاہ کا بے غریب و شال	جہا تختہ بے تنہا عالی جہا مہکاں
جہا غم نہ یار کو یہی یار و بجا	شکے درم و شہد منج با بے خیرنا
جہا شاہان علیا عہد میں او بے ہی	شکوہت اسیے غار ان لوہاں جہا قومی
مہ جہا شاہ تہہ ہی بے خبر	جاوے اقبال ہے مو و فاق باج و جہا
نہا احواف و بایا پڑی میں تو ہم	بیسو پڑی انا موٹک فاس و مہ
ایا نہ محنت بے ملک کے نام	بہا عا سہ او شہن شہسویے جہا

شہنشاہی پادشاہی
 مک نامہ یہ پادشاہی

مسدیں وفات حضور ملک معظم اور پادشاہ شہنشاہ
 مہر اب انور بے شہنشاہی
 مہر خوشی کا دور ہے اور مہر بے خوشی
 مہر خوشی کا دور ہے اور مہر بے خوشی

تیرے عشق کے آرزو محبت کے

گنہ گران بیاید و فصل بسند می شود

گویند منہ دل ہی تیری کیا نسیم طافرا نفع زکب باغ عالم اور ہے بلا ہوا
وہ چکنا چکے ہیں کمانہ قمری کی بسا آبیاد و غزلت رنگ بباری ہو گیا

خوشنوازی بنادر چون بدل شد بد

رنگ از پیشین بیت و چہ گل داشت

باغ حستی میں تیرے کون پائے پیٹھے پہل بر جگایے اور پیٹھے کوٹھے گئے
جام مٹھ لیتے تیرے پیٹھے گئے کیف بستی نکلیا وہ غزلت اپنے گئے

شہنشاہ رنگ و ویش زینما

وادیغا جان خواب آہ و شہنشاہ

گلشن عالم سے ہون رنگ مست جدید آبیاد تیرے دیباہی چل بسا
حرف نیچے پہلے ہیں اسی کرا ہوا نصائے حشر کی اتنی تیرا کوئی صبا

آن نو استی رہل بیت و در بند

۱۶ — شہنشاہ کے آئینہ جیلے قلم

بتے نہ اسنج مستد لایان حرمین آج کون نہ کہیکہ جو ہے حرمین بائیں
الی تیرے صبا سے اس باغین کدو میں کون سب اس اوسکا آخر تیرے سے نہیں

نرد سانی جو کہو پیٹھ زینون

شہنشاہی حشرت غم و شکر و مانع خون

آج کون آجرا جو باغ نسیمی کیا بلو اب دلوں میں ہوں ہیں وہ جو جس سے کیا ہو

یہ پرستی کی جگہ ہے تم پرستی کیا ہوا
حرفِ محکمِ سخن پرستی کیا ہوا

شد ز دل پیشِ صدفِ دلی

دلِ صدفِ حکومتِ کاروانی

غمِ جگرِ کون ہوا ہے چرخِ پیروشن
لینے مرشدِ سیلابی دلی ہے بلخون

دستِ پائلِ ذوقِ گریون گرتے ہیں
کیون زماں دلی ہوئی ہے آج فست و زبون

خوبیِ نیت از لڑائیِ غمِ آشکار

و رہا یہ دوزخِ پرخندہ فہرست

یون نہ حق اصلِ زمانہ غریب اندر شد
ایک پروردگارِ حق اس جانیے چرب

چرا گیسوِ شخصِ افسوسِ بیزیرِ فنا
کیا جو نازلِ حوی و مرنا

وہ خدا را از اینچنین فہما برد

کاشیکے بودیے جانا شد و اس وقت

عمرِ شامی کو نہ ہوا سال ہی پورا ہوا
تباہِ شبابِ بی منت و بے کس ہو گیا

حق پرستے نہ ہو کر عداوت سے جدا
شود واپس ہوئے اور بس شوخ و لبا

کو تیرے ہون اس کے آہ و زاری

نہ خدا غیورِ چنان نہ فہما برد

ہائے و مصرت بہا کی زیرِ بے رغبتی
بائے و حسرتِ بے رغبتی بے رغبتی

دوق اوس گل کی نہ یون اس کے عالم میں
اوس کی ذلت کی مین یون کا با سہی

وہ پروردگارِ عالمِ امکانِ بماند

عالمِ دوقِ نیت و ملکِ بے جان ماند

شاہدینے مبلغ انہی مایا کو رکھا **شکوت** اوسیکے تانہ پر پڑی غزل
 لکھی اسکی بجا ہوا دشمن کو فنا جاہ وقبال حکومت تو نہیں مانوے رہا
 ہم کا شہادۂ آئینہ علم اقبال باد

نادر خیر باد دشمن باد

نوحہ انتقال محمد حشمت حسین عرف قمر میان فرزند مصنف
 کہ بتایا کہ جب ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۳ جون ۱۹۱۳ء بروز
 وقت شربیعہ ۹ سال ۷ ماہ ۲۷ یوم انتقال کر دو بروز
 دیگر قبل از دوپہر در شکوت باغ از دست پدر دفن شد

حکومت میرے بوجہ بفریاد ہے انہیں میں شکبار کیجا نکار ہے
 اندھیرے نو میں میری سار کائنات جب تو نہیں تو پہل ہی آئندہ میری ہے
 وہ ریکے ایک ہو کر سی اوہتی ہے باہر سینہ میں دل طہان ہے جگر بفریاد ہے
 ریت جاو تم تو او میں جینے کا غم سہوں سچ ہے کہ زندگی پسے اعتبار ہے
 تم اپنے ہم سنوں میں جہان کہتے رہے یہ ہے وہاں پر آج تمہارے مزار ہے
 جنت کیے پیش میں تمہیں اسکی خبر ہو عین میاں تمہارا میان بفریاد ہے
 جب تم نہیں تو خاک یا زندگی کا لطف جیسا مجھے خدا کی قسم اب تو بفریاد ہے
 جسکو مجھے لگا یہ سو یا بنا دس بجی واسطہ لحد ہے وہ اب بکنا ہے
 میرا تو دل امیر نہیں ہے یہی تم تھا جب تم نہیں تو بچ بہرے بفریاد ہے

جی دینا دینا دینا دینا

منہ میں باغ و اماں تھے یہ جیکے لہریز لیت بھی ناگوار ہے
 جس سے بیدار ہو کر محو کر گداز ہے یہ وہ آج آپ سے بیزار ہے
 تیرے ہر نغمہ میں عوار و زگار ہے

حشمت ہی خود میں آ رہی ہے

شوکت داس اتھو ہی جا رہی ہے

نوحہ انتقال یہ طلال منشی خیر احسن صاحب تخلص
 بہ وحشمت ساکن مرا و آباد نو الٹ مرقہ

کیا حال ہے شوکت ترا دل آج ہے بے درد کوئی صبر راز نفاق ہے
 خیر ان گہن آج کہاں ہے تیری دلت وہ ہے محی کہن وہ کہ مر ہی نہیں رہا ہے
 کیوں گنگ نہ ہو گہن وہ ہے بھول آج دل راز ترانہ کہان ہے
 باعث قوت باہشت تیری آج ہے یہاں کیا درد کیا غم ہے کیوں شور و فغان ہے
 کس سوچ کے خارج ہے جہاں ہے یہاں ہے غوغا شان آتش و زہن زان ہے
 نالوں نے ترے سر پہ ڈھایا گھٹاں آج ہے پریشان ہر اک پہر و جان ہے

مرث پہ پہلے نری رخ میت چہ ہے مگر سوز دل را میان ہے

کہوں ہے ہوا کرتے تامل و ٹھی کیل اور آخر تو ترے مہر میں نہاں ہے

ہتا ہے ملک اور لڑائی ہی میں کیا کیا تیرے بلا کر اور کج جان ہے

مگر فریے دیکھا تو نہیں چرخ تو ف دیکھو جیسے وہ تیری طرح ناکہ نمان ہے

نمان مادر کو پوشیدہ نہ کہہ جیسے کیا حکومتا نیٹے میں کوئی تیرا زبان ہے

کیوں صاف نہیں بکشا رہا بوسہ نہیں دل خیر احسن لے بے شور و غمان ہے

وہاں تو مانع وہ دکھات وہ ذلت کس شوق لاہر میں برک پیمان ہے

ہمیں صاف دہر میں غول گا دی سے لڑائی ہے کیا تر جوان ہے

یہ ہے ملک الموت نے شاہی نہ سوا کیا قبضہ درون روح رہیدہ نہ جا ہی ہے

مگر شخص ہے اخص ہر اک شخص ہے ہفت دنیا میں بدلا حضرت و حشر میں سا ہماں ہے

اوشسویں سال آہ مجھے چور کیے دیا اس اوشیے جوانی کا حق آفت جان ہے

وہ لکھی نہایت وہ موت وہ نوازش کہوں میں مفصل یہ کہاں ناب تو ان ہے

کہہ کر ہزار سی نہیں غایہ شکست خاکی سے وعاہ یہ مری بادوں بجا ہے

میں حشر میں و حشر میں چہ چہ

جنت کو بتائیں کہ یہ ادھار ہے

نوحہ انتقال ستریک صبا پر سید محمد علی کا لاج علیگڑہ

آج عالم ہے کیوں ملول و زین تہ و بالا ہن کیوں زمان و زین
 کیوں ہے مہر و پیکر کچھ اور سی سی کیوں ہے عالم میں بحر اسی سی
 کیوں محبت کا رنگ اور ہے کد کیوں زمانہ کا ڈھنگ اور ہے کد
 کیوں ہر شخص بقدر ہے ان کیوں ہر اکسیر ہلکا رہے ان
 کیوں نہیں خلق بے جگر میں تاب نہ سکون دل میں ہے نہ اندھ میں تاب
 کیوں زمانہ کو بھاری ہے سینہ کا یہ ہے دامن غاری ہے
 خوش بین کیوں ہے بے شوئے کیوں زبان ہر من و مہم سنیلے
 آہ کیوں لب پر آہی جاتی ہے کیوں غمش دہن راہ جاتی ہے
 شور ہے کیوں پیازانے میں غل ہے لب ہما زما نے میں
 کون جانتا ہے جو کد پر جہان کسی خاموشی خلق نار کسان
 کیسے روند زندہ کی ہے پھر یا کھو اندوہ نے جو گھر یا
 موت کا کسی ہے بدغم ہو کیسے مرنے کا ہے الم ہو
 قوم کی قوم ہے جو ہو لگا سون غیر خواہ قد

تو رخت جانہ ہے بیکجا

جکاتا ہے دربار افسوس

اب سلام کا جواب ہم درد

لڑکے چھوڑا دسکی جس غنمت

رفقائے محمدؐ ن کالج

ڈھونڈ لین گوزین سے تا بسا

کہ تھا کیا قسم خدا کی سیوا

اکسو ہو بے نہ تھے ہی تکم

ابھی دم رکھے تھا جا جینا

اب یہ امید ہی نہیں سمجھو

ہاں مگر سدا ہے کوشش کا

طرز یہ ہی اوسی سے کہیں ہے

وزن ہو بے جوئے تے کوشش کو

اوسنے ہر کچھ دلا دیا ہے یاد

یا ابھی طویل احمد کا

ہی جواب نہی مایوسی

اے افسوس مہ نزار افسوس

اوکے ہر کام کا جوتھا ہمدرد

لڑکے کالج سے ہی اوسے الفت

طیبت محمدؐ ن کالج

نہیگا پرتشہل اب

کہ یہ درد نیا جا پیا

قسم سے چوڑے تے ابھی تکم

کہ فلک اوسے آ ٹوٹا

کہ میں اچھے جانشین سمجھو

وہ ہی سیدھی کا ہے پر صدقا

یہ نہا ہی اوسی نے ڈالی ہے

مہم بہ کوئے کوئے تے طرز کو

حکو پر کچھ کچھ آجوتیہ یاد

دوست حضرت محمدؐ کا

محمدؐ کا

ابوہدیسہ کی مدد فرما ایضاً سلام کی مدد فرما

وہم کہ تو جا رہے طالب اب جو ہے بن نذر سب سے ب

کوئی حامی نہیں شفیق نہیں کوئی مونس نہیں - فیق نہیں

غیری رحمت کا اک بہرہ ہے ہمارے تو مرنے والے ہیں

تاجک در موسم کاچش و خوش

شوکت زار بس نموشن نموش

مسند میں تقریباً بیس سال کا وہ جنو ملکات نظم

شہنشاہ اورود ہنقرہ

فصل گولہ کی پہلی پوزیشن گذار بیان کیقلم کا نوامہ ایسے جو دو خزان

محل ہو نیکیا نسیم سج کیے دیکر ہواں
نہیں دوزخ و گلابیے نجات ہیں چکان

رہنیت جیویشہ وانہ عروسہ نو بہار

غیرت از حقیقت عمل گشته بشمار

اچھی طرح سمجھو۔ سائنسی مفہوم یہ ہے کہ یہ سب سائنس کے مضامین کے اختتام ہیں۔

گل ہی ہے میل ہی دلا وہ ہی دل از روی زلف شکنج ہی رخ ہی صبح ہی شامی

میں نے جو یہ کیا مذاہب نے ہی کیا۔

یہ کہیں کہیں ہے پار و طرفِ حجازی

اگر اتنی بولی دامن میں جو کبیر غم
حوش ہر دم ازلیہ ہمہ کج
رہے کل یہ ایم ہی گایے نہیں مہم
اگل گلشن میں یاد ہو جو کج
نزدہ گل میں تندر گل گلشن نیست
جودہ نسیر و در کونین صوفیت

گل کے مرنے میں بہت زبا کج
و کجے تاخیر و کجے دل ادا کج
خار میں کئے لو میں طیارے کج
پر گل تندر غیر اندیش کیا کج
قد سال ایسے از دہم و سید (ص)

سال شدت و تندر مرئی قیور
از جلوس سہ سال نہ آغاز شد
لٹا دانی و خوشی و غمی و شد
از حق کارانی کجے سافرنت
نہ ہیں زلاتا نہ کس درگنت

کھل دیے ہیں گلشن میں گلے وفا
چن چن مرشس ہر پنہانیے
مورت بربگل تندر و کجے دست و
کان ہر کجے کجے ہر کجے کجے
ہر جوق سال نہ ہر کجے کجے
مہن ہر کجے کجے کجے کجے

مسد من تقریر تحت نشینی لند جنو شہشاہ
وام قبالم

باغ عالم گلشن فزون با گل
جو حوا چنی ہے وہ بہت نریے آگل
مشرع غاڈ ہے مگر ہوا ہے آگل
کندہ پرونیہ جون گیا ہے آگل
جدا کیا مگر تر آگل شاد ہے
واہ واسر شہر کپڑا ہے کیا ہے

عارف تاج ہے تر ہے گل تر آگل
سنبل تر یف پیاز ہے ہر مگر آگل
ہنگہ کوئی نہیں ہر گس کی سند آگل
قد کوئی کیا سہو کی ہوا برابر آگل
دفع دکنہ دفع لے لے یے بنگہ مان
بونیچہ فنیہ وون گزہ سونی گزہ

نہہ عالم میں ہی ہے مشرک ہر سار
بے مشہد حرف جار ہے شاد
پنہوشی بدکارنی بدو بہہ انساہ
میکشہ بچ ہو گیا ایسے میں کیوں احتیاط
برق چمکتا رفت شد واسر شہر ٹھن
بے گنجہ بادہ شہر از خورما دہرین

چارہ یی ہن جس حرف دیو کوٹا مشرک
جل رحی ہن وہ کیا ہن ہن ہن ہن ہن کی
ہر رحی ہن حق ہن ہن ہن ہن ہن ہن
آرہی ہن جارح ہن ہن ہن ہن ہن کی
بادہ حنیہ ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن
نہہ ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن

باغ عالم میں کیے گلستان ہن ہن
بے رعب جارح ہن ہن ہن ہن ہن
سیکشی ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن
ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن
ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن
ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن

کیا کہیں آج نام اس کے نہ لگا
لاہیکوں کیا ہے نہ اپنا نام

طرح آج کیوں کلیاے فرشتہ کی

بہر چلو چکا کہنی کی چھتر

یہ ہے اس کی سر پہ نام تمام اس سے حق پایے آج خرم و شادام
آن مادیچوں میں لب کا جام

نعت خدا علیہ السلام

جانی محمد اکبر شریف مائی تبار

ان سے چاہوں اس کے در سے ظہیر نام ہے دلہ سنا مادیکہ سے حق میں
یہ سنا مادی فی اتم سے حق میں ایک دل واقف نہیں بج والہ سے حق میں

نیم برج دل لعلت مادیچوں

مگر وہ نہ تھا دل و جود کسری

دل میں نشیوان اور کبے آیت میں کیا میں یہ سوت کہان ہی ہم میں یہ صوفی

فیہ و خورین پستان یہ نعت کہان ہی سکندر یوسیر یہ یہ نعت کہان

کف دار ملک بخش ملک ان ملک

صاحب ہر نام ملک تاج و سیر

ہر کیلی غیب حوت شاہ کی شوکت میں

زمن تعلیم رہے باقی رہے چنگ زین اور غم سے جو چنگ زینت چرخ برین

حوتی روز افزون شاہ کی اقبال کو

کف کو اور سلطنت کو جاہ کو اجمال کو

